يجب على كل مسلم التحذير منهم والتنفير عنهم وذم طريقتهم الفاسدة وآرائهم الكاسدة واهانتهم لكل مجلس واجبة وهتک الستر عنهم من الامور الصائبة
(حسام الحرمين)

چوبیس نمبروں کے چوبیس

# باطل عقائد

یعنی وہابیوں کے چوبیس باطل عقائد اور ان کی تردید

## حصہ اول

تالیف
محمد معراج الدین
قادری علیمی

ناشر:۔ والدین کریمین حفظہما اللہ
حاجی عبدالحفیظ - زیب النساء

ہر مسلمان (با اثر واقف کار) پر واجب ہے کہ (دوسروں کو) وہابیوں وغیرہ بے دینوں سے بچنے کی تلقین کرے اوران سے (لوگوں کو) نفرت دلائے اوران کے غلط طریقہ اور باطل خیالات کی برائی بیان کرے اور ہر مجلس میں بے دینوں کو ذلیل کرنا لازم ہے اوران کا پردہ چاک کرنا امورصواب میں سے ہے

(حسام الحرمین:ص،122)

# چوبیس نمبروں کے چوبیس باطل عقائد

## یعنی وھابیوں کے چوبیس باطل عقائد اور ان کی تردید

## حصہ اول

## تالیف

## محمد معراج الدین قادری علیمی

## ناشر

## والدین کریمین حفظھما اللہ

نام کتاب : چوبیس نمبروں کے چوبیس باطل عقائداوران کی تردید

تالیف : محمد معراج الدین قادری علیمی (سالار پور، باباگنج، بہرائچ شریف)

Contact:6388396583

تصحیح : خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ قاری صغیراحمد جوکھن پوری

(بانی الجامعۃ القادریہ رچھااسٹیشن بریلی شریف)

نظرثانی : حضرت علامہ ومولانا کمال احمد علیمی نظامی

(استاد دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی یوپی)

زیرنگرانی : تاج الفقہا مفتی اخترحسین قادری علیمی حفظہ اللہ

سن اشاعت : ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۴ فروری ۲۰۲۴ء

بموقع : جشن دستارفضیلت دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی

ناشر : والدین کریمین حفظہما اللہ

باہتمام : حافظ شاداب رضا وجناب حامدرضا

کمپوزنگ : مولاناعبدالقادرافتخاری علیمی الہ آبادی

قیمت : ۸۰

صفحات : ۱۰۴

تعداد : ۱۱۰۰

# فہرست

# شرف انتساب

میں اپنی اس قلمی کاوش کو بصد ادب و احترام حامیٔ سنت مجدد دین و ملت آیت من آیات اللہ معجزۃ من معجزات رسول اللہ عالم رموز کلام اللہ کاشف اسرار فقہ وافتاء اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان قدس سرہ العزیز

## اور

آقائے نعمت تاجدار اہل سنت سیدی وسندی ومرشدی مفتیٔ اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن

## اور

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مبلغ اسلام داعیٔ کبیر علامہ الحاج الشاہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

## اور

خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد رجب علی قادری مفتیٔ اعظم نانپارہ رحمۃ اللہ علیہ

## اور

ان تمام اکابر علمائے اہل سنت کے نام جن کی مساعیٔ جمیلہ کی بدولت امت مسلمہ کے ایمان وعقائد کی کشتی غرق ہونے سے معمون ومحفوظ رہی اور بارگاہ الوہیت وبارگاہ رسالت کے گستاخوں، دریدہ دہنوں، اور ہرزہ رسائی کرنے والوں کے مخدوش ومعتوب چہرے بے نقاب ہوئے۔

گر قبول افتدز ہے عزوشرف

فقیر بارگاہ رضا **محمد معراج الدین قادری علیمی غفرلہ**

# خراج عقیدت

نبیرۂ اعلی حضرت شہزادۂ حضور تاج الشریعہ قائد ملت قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ عسجد رضا خان بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ

اور

ممتاز الفقہاء عمدۃ المحققین سلطان المناظرین شیخ الاسلام والمسلمین غیظ المنافقین والمرتدین شہزادۂ حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ نائب قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ الحاج الشاہ المفتی ضیاء المصطفی قادری المعروف بہ حضور محدث کبیر مدظلہ العالی

اور

جملہ اساتذۂ جامعہ عالیہ مصطفویہ عزیز العلوم نانپارہ بہرائچ شریف یوپی

اور

جملہ اساتذۂ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی یوپی کی بارگاہ علم وفضل میں جن کی محنتوں اور دعاؤں سے میں اس مقام تک پہنچا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

کفش بردار **محمد معراج الدین قادری علیمی غفرلہ**

# عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی الہ صحابہ اجمعین**

اللہ رب العزت کا احسان عظیم اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا بے پایا کرم ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور صرف انسان ہی نہیں بنایا بلکہ ہر طرح کی نعمتوں سے بھی نوازا اور ان تمام نعمتوں میں جو سب سے بڑی نعمت تھی اس سے بھی نوازا اور وہ سب سے بڑی نعمت دولت ایمان ہے، بلا شبہ خدائے بزرگ و برتر مسبب الاسباب ہے جب کسی کام کا وجود چاہتا ہے تو اس کے ہونے کے لیے سبب پیدا فرما دیتا ہے، آج سے تقریبا دو سال پہلے جب میں جماعت سادسہ کا طالب علم تھا اور میں اپنی دستار عالمیت کے لیے دعوت نامہ کلنڈروں کی صورت میں اپنے اعزا و اقربا کو پیش کر رہا تھا تو میرے دل میں ایک بات آئی کہ اگر کتاب سے دعوت دیتا تو کتنا بہتر ہوتا، خیر اسی وقت عزم مصمم کر لیا کہ ان شاء اللہ تعالی آئندہ میں اپنی دستار فضیلت کے موقع پر کتابی شکل میں ضرور کوئی کاوش پیش کروں گا، وقت اپنی تیز رفتاری کے ساتھ گزرتا گیا اور میں بھی علم دین کی راہ میں سفر کرتے ہوئے دورۂ حدیث کی منزل تک پہونچ گیا اور ساتھ ہی ساتھ مجھے اپنے تصنیفی ارادے کو عملی جامہ پہنانے کا خیال بھی آنے لگا، میں سوچتا کیا لکھوں؟ کیسے لکھوں؟ مجھے اپنی کم علمی اور نا تجربہ کاری کا احساس بھی تھا لیکن تائید ربی ہو تو ہر کام آسان ہو جاتا ہے۔

دستار فضیلت سے تقریبا چار مہینہ پہلے نومبر 2023 میں میرا اور میرے کچھ ساتھیوں کا ذہن رسالہ ترتیب دینے کے لیے آمادہ ہوا، ان لوگوں نے اپنا اپنا

موضوع چن کر کام کرنا شروع کر دیا تھا، لیکن میرے ذہن میں کوئی موضوع آ ہی نہیں رہا تھا، خیر 27 نومبر کی رات کو بعد نماز عشا درسی کتابوں کو پڑھ کر سو گیا رات تقریبا ڈیڑھ بجے میری آنکھ کھلی وضو کیا اور دو رکعت تہجد اس نیت سے ادا کی تا کہ میرے ذہن میں کوئی موضوع آ جائے، دو رکعت ادا کرنے کے بعد آنکھوں کو بند کر کے بزرگوں کا نام لینے لگا یا غوث اعظم مدد فرمائیں، یا خواجہ غریب نواز مدد فرمائیں، یا اعلی حضرت مدد فرمائیں، جن جن بزرگوں کا نام ذہن میں آتا گیا میں ان سے استعانت کرتا گیا آخر کار مجھ کو نیند آ گئی صبح آنکھ کھلی فجر کی نماز ادا کیا اور پھر کلاس کے ٹائم میں پہنچا میرے ساتھیوں نے پوچھا معراج بھائی! کون سا موضوع چنا آپ نے کیا نام رکھا؟ اپنی کتاب کا؟ یک بیک میرے ذہن میں آیا کہ مجھ کو وہابیوں کے رد پہ لکھنا ہے اور لفظ وہابی ہی کے عدد پہ اپنی کتاب کا نام بھی رکھنا ہے بزرگوں کے اشارے پہ چوں کہ وہابی کا عدد 24 ہے سب کے سب ایک زبان ہو کے بول اٹھے ماشاء اللہ، آپ نے تو بہت اچھا موضوع چنا ہے بہر حال علیمی لائبریری پہنچا اور وہاں سے کتابیں اخذ کیں اور مطالعہ میں لگ گیا بعد مطالعہ تحریری کام شروع کر دیا، دوران تحریر جب جب قدم لڑکھڑاتا تو میں اپنے والد روحانی مخزن علوم وفنون قاطع نجدیت خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر حسین علیمی دام فیضہ العالی کے دامن کرم کو پکڑ کر سہارا حاصل کر لیتا، حضور والا مجھ ناتواں کو ایک مشفق باپ کی طرح سینے سے لگا لیتے لہذا کتب معتبرہ سے استفادہ کرتے ہوئے رد وہابیہ کے موضوع پر 24 نمبروں کے 24 باطل عقائد اور ان کی تردید کو ضبط تحریر کیا، میں سوچا تھا کہ دسمبر لاسٹ 2023 تک کام مکمل کر دینا ہے اور چھپنے کے لیے دے دینا ہے لیکن مرضئ مولیٰ از ہمہ اولیٰ، مرضئ مولیٰ یہ تھی کہ 24 نمبروں کا رد 2024 میں ہو۔

الحمدللہ سنی گھرانے میں پیدا ہوا والد محترم مسلک اعلی حضرت کے بڑے پابند وہابیوں اور دیو بندیوں سے خنزیر سے زیادہ نفرت کرتے ہیں اور اپنے خاندان کے لوگوں کو بالخصوص اپنے بیٹوں کو ان سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں ابتدائی تعلیم ہی سے رد وہابیت پر نعت پڑھا کرتا تھا ابتدا میں مدرسہ سے جب آیا، تو جو پہلی نعت میں نے پڑھی وہ یہ تھی

تم تو ٹھہرے دیو بندی ہاتھ کیا ملاؤ گے
قبر میں فرشتوں سے لات گھونسا کھاؤ گے

جب سے کچھ بولنا شروع کیا تو کسی بھی موضوع پہ بولتا تو دوران وعظ گستاخان رسول کا رد ضرور کرتا جب بھی کسی محفل میں جاتا، اگر رد وہابیہ کرتا تو والد محترم بہت خوش ہوتے اورتا حال وہی صورت حال ہے مولی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مزید احقاق حق وابطال باطل کی توفیق بخشے بحمدہ تعالی اس کتاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی تصحیح مناظر اہل سنت خلیفۂ حضور مفتئ اعظم ہند مفتی محمد صغیر احمد جوکھن پوری نے اور نظر ثانی ماہر درسیات مفتی کمال احمد علیمی نے فرمائی اور بیش بہا تقدیم سے بھی سرفراز فرمایا اور گل گلزار فاطمیت حضرت سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی مدظلہ العالی ،و جامع معقولات ومنقولات حضرت مفتی اختر حسین علیمی صاحب ونبیرۂ اعلی حضرت خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی عمران رضا سمنانی میاں صاحب ،ان حضرات کے علاوہ اور بھی کئی مفتیان کرام نے دعائیہ کلمات اور تقریظات سے نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی میں دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالی جن لوگوں نے بھی اس میری پہلی کاوش کو سراہا عمدہ مشوروں سے نوازا، دامے درمے سخنے کسی بھی طرح حصہ لیا سب کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرما۔

**محمد معراج الدین قادری علیمی غفرلہ**

# نذر عقیدت

نہایت ہی خلوص واحترام کے ساتھ میں اپنی مشفقہ ومحسنہ ماں زیب النساء اطال اللہ عمرہا کی بارگاہ عالی پناہ میں نذر عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جنہوں نے اپنا خون جگر پلایا اور سرد وگرم، ہر حالت میں اپنی آغوش محبت کو میری پناہ گاہ بنایا اور میری اس کاوش کو منظر عام پر لانے میں اصحاب بدر کی مقدار 313 کا عدد اپنے ذمۂ کرم پر لیا، اپنے والدین کے ایصال ثواب کے لیے اور مشفق ومہربان والد ماجد حاجی عبدالحفیظ قادری اطال اللہ عمرہ کی بارگاہ عالی پناہ میں جنہوں نے مجھے پڑھایا اور ہمیشہ سنوارنے کی کوشش کی اور تمام مصائب وآلام کو برداشت کرتے رہے اور مجھ کو فی سبیل اللہ طلب علم کے لیے آزاد رکھا اور میری اس پہلی کاوش کو منظر عام پر لانے میں اصحاب بدر کی مقدار 313 عدد اپنے ذمۂ کرم پر لیا اپنے والدین کی ایصال ثواب کے لیے، اور میں شکرگزار ہوں اپنے برادر عزیز صلاح الدین قادری کا جن کی شفقت وکرم نوازی میرے تعلیمی سفر میں ہر جگہ ساتھ رہی، جنہوں نے بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ باپ کا بھی فریضہ انجام دیا جس طریقے سے ایک باپ اپنے بیٹے کو پڑھانے میں تعلیمی اخراجات کو اپنے سر پہ اٹھائے رہتا ہے اسی طرح میرے بھائی صلاح الدین قادری نے بھی میرے تعلیم اخراجات کو اٹھائے رکھا اور گھر کے تمام افراد کا شکرگزار ہوں کیوں کہ انہیں لوگوں نے مجھ کو تعلیم حاصل کرنے پر ابھارا اور میری اس قلمی کاوش کو منظر عام پر لانے میں حصہ لیا رب العالمین بطفیل رحمتہ للعالمین والدین کریمین کے سایۂ شفقت ومحبت کو میرے سر پر تادیر قائم رکھے۔

قدم بوس

محمد معراج الدین قادری علیمی غفرلہ

# دعائیہ کلمات

تاجدار مسند بلگرام، آل رسول، پیر طریقت حضرت علامہ

## سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی

قاضئ شرع ضلع ہردوئی وسجادہ نشین بلگرام شریف

---

**نحمده ونصلی علی رسوله الکریم**

**امابعد!**

زیر نظر تحریر 24 عقائد پر مشتمل ہے جو عزیزم مولانا محمد معراج الدین قادری علیمی بہراچی کی مرتب ہے موصوف جامعہ علیمیہ جمدا شاہی میں درجۂ ثامنہ کے متعلم ہیں اور اپنی دستار فضیلت کے سعید موقع پر اسے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ان عقائد پر ہمارے اکابر کی نہایت واضح تصانیف موجود ہیں عزیزم انہیں کے خوشہ چیں ہیں مولی تعالی انہیں مزید علم و عمل کی دولت سے سرفراز فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مستقبل میں بیش از بیش خدمت دین مولی تعالی ان سے لے۔ آمین بجائے سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی

1 رجب المرجب 1445ھ

مطابق 15 جنوری 2024ء بروز پیر

# دعائے جمیل

تاج الفقہا خلیفۂ تاج الشریعہ و معتمد محدث کبیر حضرت علامہ و مولانا

## مفتی اختر حسین قادری علیمی

قاضئ شریعت ضلع سنت کبیر نگر و صدر شعبۂ افتا دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

---

**نحمده ونصلی علی رسوله الکریم**

**امابعد!**

باطل فرقوں کی تردید اور ان کے مکر و فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اور ان کے باطل افکار و نظریات سے متنبہ کرنا علمائے حق کی ذمہ داری ہے۔عزیزم مولوی محمد معراج الدین قادری علیمی ساکن سالار پور بابا گنج بہرائچ شریف متعلم جماعت ثامنہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی نے وہابیہ ودیابنہ کے چوبیس غلط عقائد و نظریات کو پیش کر کے ان کی تردید کی ہے اور اہل سنت کے سچے عقائد کو بیان کر کے مسلمانوں کو ان پر قائم رہنے کی تلقین کی ہے۔

معراج الدین سلمہ ربہ ایک محنتی با ذوق اور نیک سیرت طالب علم ہیں رب تعالی ان کی اس کاوش کو شرف قبول بخشے اور مسلمانوں کے لیے نافع و مفید بنائے۔آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

**محمد اختر حسین قادری غفرلہ**

خادم تدریس وافتا دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی

14 جمادی الاخری 1445ھ مطابق 28 دسمبر 2023 بروز جمعرات

# تقریظ جلیل

## پیر طریقت خلیفۂ تاج الشریعہ مفتی عمران رضا خان (سمنانی میاں)
## مرکز اہل سنت بریلی شریف

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی مبارک زبان شریف سے اسلام میں ہونے والے فتنوں کی خبر دی سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرما دیا تو ایسا ہونا ہی ہے

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس صدی کا سب سے بڑا فتنہ وہابی ہے غیر مقلد، سلفی، وہابی، یہ سب اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور دیوبندی، تبلیغی جماعت، مودودی اپنے آپ کو جماعت اسلامی کہتے ہیں حالاں کہ یہ سب ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔

عزیزم مولانا محمد معراج الدین قادری برکاتی نوری رضوی علیمی زیدہ شرفہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی کے فضیلت کے سعادت مند طالب علم ہیں الحمد للہ اپنی پہلی تحریر رد وہابیہ میں بزرگان دین کی برکت سے دے رہے ہیں اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کو قریب 100 یا 200 علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل تھا قرآن شریف، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، سائنس وغیرہم ان سب علوم میں سرکار اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی تحریرات کئی کئی موجود ہیں۔

لیکن اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ رد وہابیہ خذلہم اللہ تعالی بہت شوق سے فرماتے تھے اسی لیے حضور اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی سب سے زیادہ کتب و

رسائل ردوہابیہ میں ہیں اس کتاب کا نام 24 نمبروں کے 24 باطل عقائد اوران کی تردید ہے۔24 عدد ہے لفظ وہابی کا

تفصیل یہ ہے

| حرف | عدد |
|---|---|
| و | 6 |
| ھ | 5 |
| ا | 1 |
| ب | 2 |
| ی | 10 |
| | 24 |

اور چوہے کا عدد بھی ۲۴ ہے، چوہا کتابیں کترتا ہے اور یہ وہابی اس کا ہم عدد ایمان کترتا ہے۔

صحبت صالح تیرا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند

اچھے کی صحبت اچھا کرتی ہے اور برے کی صحبت برا کرتی ہے بس ایک بات کہنا ہے کہ کبھی وہابی، دیوبندی، نجدی، رافضی، قادیانی، صلح کلی کسی بد مذہب کی کوئی بات نہ سنیں آج کل یوٹیوب پر لوگ سنتے ہیں ان کا لٹریچر ہاں اپنے سنیوں کی تقریریں سنیں اور اپنے علما کی کتابیں پڑھیں اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی تمہید ایمان پڑھ کر اپنا ایمان بچائیں۔

اللہ رب العزت مؤلف سلمہ اللہ تعالی کی کاوشوں محنتوں کو علمی دنیا میں قبول عام عطا فرمائے مستقبل میں بیش از بیش خدمت دین متین کی توفیق دے اوران کی اس پیش کش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔

**محمد عمران رضا سبحانی قادری**

16 جمادی الاخری 1445ھ/ ۳۰ دسمبر 2023ء بروز ہفتہ

# مقدمہ

## ماہر درسیات حضرت علامہ ومولانا مفتی کمال احمد علیمی نظامی مدظلہ العالی استاذ دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

ظہور اسلام ہی سے اسلامی عقائد ونظریات پر طعن وتشنیع اور اعتراضات کی نشتر باری ہوتی رہی ہے، اسلام کی ابتدائی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عہد نبوت میں بھی توحید، ختم نبوت اور بعث وجزا جیسے اسلام کے بنیادی عقائد کے منکرین موجود تھے، جو اپنی ہٹ دھرمی سے اس طرح کے عقائد پر کبھی کھل کر تو کبھی چھپ کر، کبھی قولا تو کبھی عملاً اعتراض کیا کرتے تھے، مگر چوں کہ وہ نزول قرآن کا زمانہ تھا اور خود نبی کریم علیہ السلام اپنی ظاہری حیات کے ساتھ موجود تھے، اس لئے جیسے کوئی غلط نظریہ پیدا ہوتا قرآن اس کا رد کر دیتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خداداد علم معرفت سے ان عقائد کی بیخ کنی فرما دیتے۔

عہد رسالت کے بعد عصر صحابہ کے آغاز ہی میں عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا گیا، مگر صدیقی جرات وتدبر کے آگے یہ فتنہ زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکا، اس کے بعد

حضرت فاروق اعظم کا عہد میمون جلوہ گر ہوا، فاروقی عظمت وجلال کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہ تھی، اس لیے آپ کے عہد میمون میں اسلامی عقائد طعن و تشنیع اور دخل اندازی سے کافی حد تک محفوظ و مامون رہے۔ حضرت عثمانِ غنی خلیفہ مقرر کیے گئے تو آپ ہی کے عہد مبارک میں عبداللہ ابن سبا کا ظہور ہوا، اس نے بلاد اسلامیہ میں گھوم پھر کر پرچار کیا کہ حضرت علی نبی کریم علیہ السلام کے وصی ہیں، خلیفۂ اول آپ ہی کو ہونا چاہئے۔ آگے بڑھ کر اس نے حضرت علی کی الوہیت کا پرچار کرنا شروع کر دیا، یہی عقائد و نظریات حضرت عثمان غنی کی خلافت کے اخیر میں فرقہ شیعہ کے بنیادی عقائد بنے، حضرت علی کی خلافت قائم ہوئی تو مذہب شیعہ خوب پھلا پھولا، اس فرقے نے اسلام کے بہت سارے عقائد و نظریات کا انکار اور ان پر اعتراض کیا، مثلا عقیدۂ توحید کے برخلاف اس فرقے نے الوہیت علی کا قول کیا، عصمت ملائکہ کا مذاق اڑاتے ہوئے حضرت جبرائیل تک کو نہ چھوڑا اور ان کے تعلق سے یہ شگوفہ چھوڑا کہ غلطی سے وحی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے جب کہ حضرت علی کے پاس لانی چاہئے تھی، اللہ تعالیٰ کے مجسم ہونے کا عقیدہ گڑھا۔

حضرت علی ہی کے عہد مبارک میں خوارج کا ظہور ہوا، جو بہت سارے اسلامی عقائد کے منکر اور ان پر معترض تھے، مثلا وہ ہر گناہ گار کو کافر گردانتے تھے اور حضرت علی تک کو کافر قرار دیتے تھے، پھر خلافت بنوامیہ کا دور شروع ہوا، اموی دور کے آغاز میں جبریہ اور قدریہ نامی دو فرقے منصۂ شہود پر آئے، اول الذکر فرقے کا مؤسس جہم بن صفوان ہے جس نے یہ عقیدہ گڑھا کہ بندہ اپنے افعال میں مجبور محض ہے، نہ اس میں کوئی قدرت پائی جاتی ہے نہ ارادہ واختیار، موخر الذکر فرقے کی خشت اول دو لوگوں نے مل کر رکھی، معبد جہنی اور غیلان دمشقی، اس فرقے کا

بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ انسان سب کام اپنے ارادہ و اختیار سے کرتا ہے، خدائے تعالیٰ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

خلافت بنوامیہ ہی میں معتزلہ نے اپنے بال و پر نکالے، پھر خلافت عباسیہ میں یہ فرقہ اپنے عروج وارتقا کی آخری حد تک جا پہنچا، اس فرقے کا بانی اصح روایت کے مطابق واصل بن عطا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے صفات قدیمہ کی نفی کی، اصلح للعبد کے وجوب کا قول کیا اور حسن وقبح کو امر عقلی قرار دیا۔

خلافت عباسیہ ہی میں معتزلہ نے خلق قرآن کا مسئلہ اٹھایا، چناں چہ انہیں کی کوششوں سے ۲۱۳ھ میں اس عقیدے کا سرکاری طور سے اعلان کیا گیا کہ قرآن مخلوق ہے، خلفائے ثلاثہ مامون، معتصم اور واثق کے عہد ہائے خلافت میں یہ مسئلہ لوگوں کے ذہنوں پر مسلط رہا۔ اس مسئلہ کو لے کر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسے بہت سارے آئمہ کرام ظلم و جبر کا نشانہ بنائے گئے۔ جب خلیفہ متوکل بر سر اقتدار آیا تو اس نے معتزلہ کو بارگاہ خلافت سے نکلوا کر ان کے زوال کی پہلی عبارت لکھ ڈالی، پھر تیسری صدی ہجری کے اخیر میں حضرت امام ابوالحسن اشعری اور حضرت امام ابومنصور ماتریدی علیہما الرحمہ نے اپنی تحریر وتقریر کے ذریعہ معتزلہ کی مٹی پلید کر ڈالی۔ چوتھی صدی ہجری میں اہل سنت و جماعت کی اشعری اور ماتریدی نامی دو جماعتیں چھائی رہیں، جو مذکورہ دونوں بزرگوں کی طرف منسوب تھیں، مگر جب ان دونوں جماعتوں کے متبعین نے اپنے عقائد ونظریات میں منطق وفلسفہ کے خیالات ونظریات کو راہ دینی شروع کی تو چوتھی صدی ہجری ہی میں "سلفیہ" نامی جماعت ظاہر ہوئی، اس جماعت کے دعوے کے مطابق اس کے عقائد ونظریات کا منبع ومصدر حنبلی مذہب تھا، پانچویں اور چھٹی ہجری میں اس جماعت کو خاطر خواہ کامیابی نہ مل سکی، ساتویں صدی ہجری میں وہابیت کے فکری

بانی ابن تیمیہ حرانی دمشقی نے پھر سے سلفیت کو حیات نو عطا کی، ابن تیمیہ نے بہت سارے اسلامی عقائد و نظریات پر طعن و تشنیع کی، مثلا غیر اللہ سے توسل و استعانت، انبیا و اولیا کی قبروں کی زیارت اور اس طرح کے بہت سارے عقائد اہل سنت کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس نے قرآن شریف کے قدیم ہونے کا بھی انکار کیا۔

ابن تیمیہ کے یہی عقائد و نظریات بارہویں صدی ہجری میں بابائے وہابیت محمد بن عبد الوہاب نجدی کا فکری اثاثہ بنے اور اس نے سیف و قلم دونوں سے ان عقائد کی ترویج کی۔

## محمد ابن عبد الوھاب نجدی کے عقائد و نظریات

(۱) چھ سو سال سے تمام مسلمان کافر و مشرک ہیں۔

(۲) جو قبروں کی نذر مانے، مقبروں میں اللہ سے دعا مانگے، مزاروں کا پردہ چومے، قبروں کی مٹی لے اور اولیا اللہ سے مدد مانگے وہ بھی کافر ہے۔

(۳) جو ایسے آدمی کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

(۴) شفاعت اور تقرب الی اللہ کی نیت سے انبیا، اولیا کو وسیلہ بنانا شرک ہے۔

(۵) یا رسول اللہ کہنا کفر ہے۔

(۶) تقلید حرام ہے۔

(۷) بخاری شریف کا نصف حصہ بالکل بیکار ہے۔

(۸) مسلمانوں کا خون بہانا، ان کے مال و اسباب لوٹنا جائز ہے۔

(۹) ابن عبد الوہاب کہتا تھا کہ لات و عزی اور محمد علی سب برابر ہیں۔

(۱۰) دلائل الخیرات شریف جلانے کا حکم دیتا تھا، اس کے نزدیک روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے مدینہ شریف کا سفر کرنا شرک اکبر ہے۔

## ہندوستان میں وہابیت

تیرہوی صدی ہجری میں ہندوستان میں خاندان ولی اللہ کے ایک نامعقول فرد اسماعیل دہلوی کے ذریعہ وہابیت کی اشاعت ہوئی، اسماعیل دہلوی نے ’’تقویۃ الایمان‘‘ " نامی ایک کتاب لکھی جو محمد بن عبد الوہاب کی" کتاب التوحید" کا چربہ تھی، اس کتاب نے پہلی بار ہندوستان میں امت مسلمہ کے درمیان اختلاف کی بنیاد رکھی، بہت سارے مسلمہ عقائد و معمولات جو صدیوں سے امت مسلمہ میں جائز و مستحسن سمجھے جاتے تھے اس کتاب نے ان کو یک لخت شرک و بدعت قرار دے دیا، علم غیب، حضور و نظر، ختم نبوت، زیارت قبور، توسل، امتناع نظیر، امتناع کذب باری تعالی اور ان جیسے بے شمار عقیدوں پر شرک و بدعت کی مہر ثبت کر دی گئی۔

اس کتاب میں ابن عبد الوہاب کے مندرجہ بالا عقائد و افکار کو اردو زبان میں پیش کرتے ہوئے مزید کفریہ عقائد کا اضافہ بھی کیا گیا، چند عقائد ملاحظہ ہوں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک ایسی "ہوا" بھیجی جس سے تمام مومنین انتقال کر گئے اب دنیا میں کوئی مسلمان باقی نہیں رہا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کو ہر وقت غیب کا علم نہیں رہتا ہے بلکہ جب چاہتا ہے دریافت کر لیتا ہے۔

(۳) اپنی اولاد کا نام عبد النبی عبد الرسول، علی بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین رکھنا شرک ہے۔

(۴) سب انبیا اور اولیا اللہ کے سامنے ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

(۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی خبر نہیں ہے۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔

(۷) اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے۔

(۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

(۹) جس کا نام "محمد" یا "علی" ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نماز میں لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے زیادہ برا ہے۔

(۱۱) اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو

(۱۲) اولیا انبیا وغیرہ سب عاجز انسان اور ہمارے بھائی ہیں اللہ نے انہیں بڑائی دی تو وہ بڑے بھائی ہوئے۔

(۱۳) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(۱۴) کسی ولی اور نبی کو پکارنا، ان کی نذر ماننا، انہیں اپنا وکیل یا سفارشی سمجھنا کفر وشرک ہے، جو ایسا کرے وہ کفر میں ابو جہل کے برابر ہے.

## ہندوستان میں وہابیت دو حصوں میں بٹی

(1) **اہل حدیث** یہ فرقہ اتباع حدیث کے نشے میں تقلید اور ائمۂ تقلید کا مذاق اڑاتا ہے اور اپنے آپ کو محمدیہ، اہل حدیث اور سلفیہ کا نام دیتا ہے، اس کے عقائد و نظریات وہی ہیں جو محمد بن عبد الوہاب کو ابن تیمیہ سے اور اسماعیل دہلوی کو محمد بن عبد الوہاب سے ملے تھے۔

(2) **دیوبندیت** مدرسہ دیوبند کی طرف منسوب یہ فرقہ امام اعظم کی تقلید کا مدعی ہے، اس کے بھی عقائد و نظریات قدرے اختلاف کے ساتھ وہی ہیں جو اہل حدیث کے ہیں، اس وقت ہندو بیرون ہند میں یہی دونوں فرقے نمایاں طور سے سرگرم ہیں۔

زیر نظر کتاب میں انہیں دونوں فرقوں کے عقائد و نظریات کا رد کیا گیا ہے،

جس میں تقویۃ الایمان اور دونوں فرقوں کی مستند کتابوں سے چوبیس عقائد منتخب کر کے ان کا مدلل رد کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف عزیز القدر مولانا محمد معراج الدین قادری علیمی متعلم دورۂ حدیث دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی ہیں، اپنی فراغت کی مناسبت سے انہوں نے یہ کتاب لکھ کر اپنے دینی تصلب اور ایمانی حرارت کا ثبوت دیا ہے، ساتھ ہی اپنے روشن مستقبل کا خوب صورت اشاریہ بھی پیش کیا ہے۔

عزیز القدر نے بڑی محنت ومشقت سے اس کتاب کو تیار کیا ہے تا کہ عوام اہل سنت کو وہابیت و دیوبندیت کے مکر وفریب اور جھوٹے عقائد ونظریات سے روشناس کرایا جائے۔ رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی تبارک وتعالی اس کتاب کو مقبول خاص وعام فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

**کمال احمد علیمی نظامی**

خادم دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ/۳ فروری ۲۰۲۴ء

# خطبہ

**الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام على سید الانبیاء والمرسلین وعلى اله واصحابه اجمعین**

**اما بعد!**

**فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم**

**إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا**

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مفسر قرآن صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شان الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں ان پر دارین میں لعنت، آخرت میں اہانت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ناظرین کرام! حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں بھی تکلیف پہنچانے والے موجود تھے جیسے کہ ابو جہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ اور تمام کفار و مشرکین، منافقین، یہود و نصاری اور ساڑھے چودہ سو سال سے لے کر اب تک بہت سی ایسی قومیں اور فرقے معرض وجود میں آئے جو حضور صلی اللہ وسلم علیہ وسلم کو

قولاً و فعلاً تکلیف پہنچاتے رہے، موجودہ دور میں جو فرقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہے وہ وہابیہ کی جماعت ہے یہ ایک نیا فرقہ ہے جو 1209ھ میں پیدا ہوا، اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے، علما کو قتل کیا صحابہ کرام و ائمہ، علما و شہدا کی قبریں کھود ڈالیں، روضہ انور کا نام "صنم اکبر" رکھا تھا یعنی بڑا ابت اور طرح طرح کے ظلم کیے۔

## وہابیوں کی علامتیں احادیث کی روشنی میں

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیکڑوں برس پہلے بد مذہبوں کی علامتیں بیان فرمادی تھیں چناں چہ ابوداؤد شریف میں حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

(1) " سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القول ویسیئون الفعل یقرؤون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیة " ﴿ابوداؤد شریف: ج،2ص،656﴾

عن قریب میری امت میں اختلاف و جدائی ہوگی ایک ایسی قوم ہوگی جو اچھی بات کہے گی اور برے کام کرے گی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(2) "یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم" ﴿مسلم شریف: ج،1ص،10﴾

آخری زمانہ میں کچھ ایسے جھوٹے اور مکار لوگ پیدا ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں گڑھ کر سنائیں گے جسے نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ایسے لوگوں سے اپنے کو بچانا اوران کو اپنے سے دور رکھنا تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر سکیں، نہ مبتلائے فتنہ کرسکیں۔

ابن ماجہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے:

(3) "سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يذكر قوما يتعبدون يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم وصومه مع صومهم يمرقون من الدين كما يمرق سهم عن الرمية "

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک ایسی قوم کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا جو اس طرح عبادت کرے گی کہ تم میں سے کوئی اپنی نماز وروزہ کو ان کے روزہ ونماز کے سامنے معمولی سمجھے گا حالاں کہ وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ ﴿ابن ماجہ:ص،15﴾

ایک حدیث میں تو صاف صاف نجد کا نام موجود ہے جہاں سے وہابیت اوردیوبندیت کی ابتدا ہوئی۔

(4) "عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال ذكر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللهم بارک لنا فى شامنا اللهم بارک لنا فى يمننا قالوا وفى نجدنا؟ قال اللهم بارک لنا فى شامنا اللهم بارک لنا فى يمننا قالوا وفى نجدنا؟ يا رسول الله! فاظنه قال فى الثالثة هنالک الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشياطين"

﴿بخاری شریف: ج،1،ص،141﴾

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت دے، کچھ لوگوں نے عرض کی اور ہمارے نجد میں بھی، اس پر حضور نے پھر فرمایا اے اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے شام میں، اے اللہ! برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن میں، ان لوگوں نے پھر عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ ﷺ راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تیسری بار یہ فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں وہاں سے شیطان کا گروہ نکلے گا۔

ترمذی اور مشکوٰۃ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت موجود ہے:

**(5) " قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلاث و سبعین کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللہ؟ قال ما انا علیه و اصحابی"** ﴿ترمذ شریف: حدیث نمبر، ۲۶۴۱﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے ایک فرقہ کے سوا باقی تمام فرقہ والے ناری اور جہنمی ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایک فرقہ کون ہوگا (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وہ لوگ اسی مذہب وملت پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

ناظرین کرام! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس امت میں بہت سے فرقے ہو چکے ہیں جیسے وہابی ، دیوبندی، رافضی، قادیانی ،اہل حدیث ، غیر مقلد، مودودی ، چکڑالوی، شیعہ، اہل قبلہ، خارجی، تقدیری وغیرہ وغیرہ لیکن موجودہ تمام فرقوں میں جس فرقہ نے سب سے زیادہ لوگوں کے ایمان کو خراب کیا ہے وہ وہابیت کا فرقہ ہے، باضابطہ طور پر یہ لوگ سعودی کا ریال کھا کے گاؤں، گاؤں، شہر، شہر، قریہ، قریہ دھتکارے ہوئے کتوں کی طرح بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے گھومتے رہتے ہیں۔

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ع جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں　　　در بدریوں ہی خوار پھرتے ہیں

اس گمراہ فرقہ سے ہم کو چوکنا رہنا ہے، اپنے ایمان اور عقیدے کی حفاظت کرنی ہے، یہ فرقہ اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ کا گستاخ ہے، ان کے باطل عقائد سے ان کی کتابیں بھری پڑی ہیں، جن کو سن کر عاشق رسول ﷺ کا کلیجہ دہل جاتا ہے، اس رسالہ میں ان وہابیہ اور دیابنہ کے چوبیس عقائد درج کیے گیے ہیں۔ اب وہابیوں دیوبندیوں کے کفریہ عقیدے ملاحظہ کیجیے:

## پہلا عقیدہ

### خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا مشترکہ امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل اس عقیدہ پر بہت زور دیتا ہے چناں چہ اس نے لکھا:

**عقیدہ:** " پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد الی قولہ الا لازم

آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرت ربانی باشد" لہذا ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت رب تعالیٰ سے زائد ہو جائے گی۔ ﴿رسالہ یک روزہ:، فارسی، صفحہ نمبر 17، مطبوعہ ملتان﴾

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسماعیل دہلوی خدا کے جھوٹ بولنے کو ممکن مانتا ہے۔اس نے امکان کذب باری تعالیٰ پر دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا نہ ہو تو انسان کی قدرت بڑھ جائے گی اور خدا کی قدرت گھٹ جائے گی۔ (العیاذ باللہ) اگر استنباط و استخراج کا یہی حال رہا تو ایک اسی نقص ہی کی کیا تخصیص پھر تو جمیع عیوب و نقائص جو انسان کی قدرت میں داخل ہیں جس کا کوئی شریف انسان تذکرہ بھی نہیں کر سکتا وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں بھی داخل ہوں گے کیوں کہ یہی دلیل تو تمام عیوب و نقائص پر بھی منطبق ہو گی ورنہ بندے کی قدرت بڑھ جائے گی اور خدا کی قدرت گھٹ جائے گی تو اب مذہب وہابیہ و دیابنہ میں خدا کی تعریف یہ کی جائے گی" **الله هو علم لواجب الوجود المستجمع بجميع عيوب و نقائص مقبوحة**" اللہ اس ذات واجب الوجود کا علم ہے جو تمام بدترین عیوب و نقائص کا جامع ہو (العیاذ باللہ) حالاں کہ خدا کی تعریف محشی نور الانوار رحمہ اللہ نے یہ کیا ہے "**والله علم للذات الواجب الوجود المستجمع لصفات الكمال**" اللہ اس ذات واجب الوجود کا علم ہے جو تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔ ﴿نور الانوار: صفحہ نمبر، 5، حاشیہ، نمبر 2﴾

مولوی رشید احمد گنگوہی ایک جگہ لکھتا ہے: "امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے "یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگر چہ وقوع اس کا نہ ہوا۔

﴿فتاویٰ رشیدیہ: صفحہ نمبر ۹۶﴾

اور آگے چل کر اپنا عقیدہ بھی بیان کرتے ہیں کہ امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ ﴿فتاوی رشیدیہ: صفحہ نمبر، ۱۱۳﴾

امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ، امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے — ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے
مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا — یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے

قارئین کرام! دیکھا آپ نے وہابیوں کے امام اور قطب گنگوہی نے کس دلیری سے ذات باری تعالیٰ پر امکان کذب کا قول کیا ہے کیا کسی مسلمان کی ایمانی غیرت یہ کہنے یا سننے کی تاب رکھتی ہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بولتا تو نہیں مگر بول سکتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

ع جھوٹے اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اسی طرح گنگوہی صاحب کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہنے والا کافر نہیں۔ مولوی رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا ایک شخص وقوع کذب باری کا قائل ہے یعنی (معاذ اللہ) وہ کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بولا تو ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر؟ مولوی رشید احمد نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے۔

﴿تمہید ایمان: صفحہ نمبر، 20﴾

حضور شارح بخاری علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ابھی تحذیر الناس اور براہین قاطعہ کے ذریعہ لگائی ہوئی آگ بھڑک ہی رہی تھی کہ دیوبندی مذہب کے قطب الارشاد مولوی رشید احمد گنگوہی نے یہ فتویٰ

دے دیا کہ اللہ کے لیے وقوع کذب، کے معنی درست ہو گئے اس کے قائل کو تضلیل وتفسیق سے مامون رکھنا چاہیے۔ ﴿منصفانہ جائزہ: صفحہ نمبر، 16﴾

برادر اعلیٰ حضرت استاذ زمن علامہ حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرار وقوع اف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی امکان کذب کے متعلق لکھتا ہے: امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔ ﴿براہین قاطعہ: صفحہ نمبر، 2، مطبوعہ، دیوبند﴾

یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے جیسا کہ ملا علی قاری محدث رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

**"انه لا یوصف الله تعالی بالقدرة علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرة وعند المعتزلة انه یقدر ولا یفعل"** اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہیے کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے اور یہ کہ محال تحت قدرت نہیں ہے لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالی قادر ہے کرتا نہیں۔

﴿شرح فقہ اکبر﴾

ناظرین کرام! وہابیوں کے عقائد اور معتزلہ کے عقائد میں موازنہ کیا جائے تو دونوں ہم خیال ثابت ہوتے ہیں، فرق صرف اس قدر ہے کہ بے دین معتزلہ نے ظلم کو تحت قدرت کہا ہے اور وہابیوں نے کذب اور خلف وعید کو تحت قدرت کہا ہے دونوں اللہ تعالیٰ کے لیے عیب ثابت کر رہے ہیں۔

ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نقص اور عیب سے بالکل مبرہ اور منزہ ہے مگر وہابیوں کی تحریرات جن میں انہوں نے اللہ کے امکان کذب پر بہت زور دیا ہے سے اللہ تعالیٰ کا معیوب ہونا جانتے ہیں کیوں کہ جھوٹ اور وعدہ خلافی

عیب اور نقص ہے جیسا کہ تفسیر قادری میں قرآن پاک کی آیت "من اصدق من الله حدیثا" کے تحت لکھا ہے کہ اللہ کی بات اور وعدہ میں جھوٹ کو راہ نہیں اس واسطے کہ جھوٹ نقص ہے اور حق تعالیٰ نقص سے پاک ہے۔

تفسیر بیضاوی میں بھی اس آیت شریفہ کے تحت لکھا ہے "انکار ان یکون احد اکثر صدقا منه، فانه لا یتطرق الکذب الی خبره بوجه لانه نقص وهو علی اللّٰه تعالیٰ محال"

(یہ استفہام انکاری ہے) کہ کوئی اللہ تعالیٰ سے سچ بولنے میں زیادہ نہیں ہے کیوں کہ اس کی خبر میں کذب کا امکان نہیں کہ یہ ذات باری میں نقص ہے جو اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

" من صفات کلمات الله صدق و الدلیل علیه الکذب نقص والنقص علی الله محال"

سچ بولنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر نقص ہے اور اللہ تعالیٰ میں نقص ہونا محال ہے۔ (تفسیر کبیر: ج۴، ص۱۳۸)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے تو ایک مقام پر واضح الفاظ میں فتویٰ صادر فرمایا "لان المومن لا یجوز ان یظن بالله الکذب بل یخرج بذالک عن الایمان" کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ خدا پر جھوٹ کا گمان کرے بلکہ ایسا کرنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ ﴿تفسیر کبیر: صفحہ نمبر، 179، جلد، 5﴾

علامہ کمال الدین ابن ابی شریف قدسی نے فرمایا:

"لا خلاف بین الاشعریین وغیرهم فی ان کل ما کان وصف نقص فالباری تعالیٰ عنه منزه وهو محال علیه تعالیٰ والکذب وصف نقص"

اشاعرہ اور غیر اشاعرہ کسی کو اس میں خلاف نہیں کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے۔

﴿فتاویٰ رضویہ: جلد ششم﴾

اعلیٰ حضرت قدس سرہ شرح مقاصد کے حوالے سے فرماتے ہیں:

**"الكذب محال باجماع العلماء لان الكذب نقص باتفاق العقلاء وهو على الله تعالى محال"** جھوٹ باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔ ﴿فتاوی رضویہ ج،6،ص،275﴾

## دوسرا عقیدہ

## اشرف علی کا کلمہ پڑھنے والا بھی مسلمان ہے

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے کہ خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ ہے حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالاں کہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند اشخاص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن

بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں "اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی" حالاں کہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا جواب جو اپنے مرید کو دیا وہ یہ ہے "جواب: اس واقعے میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے" ﴿رسالہ الامداد: صفحہ نمبر، 35﴾

قارئین کرام! دیوبندیوں، وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک کہ یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کر دی مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کر دیا نیز دیوبندیوں کے نزدیک الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یہ درود شریف پڑھنے والا مشرک اور کافر ہے جب کہ ہم سنیوں کا عقیدہ ہے۔

مصیبت بھاگ جاتی ہے درود پاک پڑھنے سے
طبیعت چین پاتی ہے درود پاک پڑھنے سے

مگر اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا اشرف علی پڑھنے والا مسلمان اور موحد ہے
ان وہابیوں کی احمقانہ ذہانت کو دیکھتے ہوئے کسی نے کہا تھا

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے

نبی پر درود پڑھنے والا کافر و مشرک اور ان کے نام کا مالا جپنے والا، ان پر صلاۃ وسلام پڑھنے والا مسلمان و موحد (معاذ اللہ رب العالمین لعنۃ اللہ علی المرتدین)

# تیسرا عقیدہ

## مشکل کے وقت انبیا کو پکارنا شرک ہے

(۱) مجدد الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے:

**عقیدہ:** شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمے پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنے جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنا سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیا، انبیا میں، جن و شیطان میں، بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا خواہ انبیا و اولیا سے کرے، خواہ پیر و شہیدوں سے، خواہ بھوت و پری سے۔

﴿تقویۃ الایمان: صفحہ نمبر 7﴾

اسی تقویۃ الایمان کے صفحہ نمبر ۱۰ پر ہے: انبیا کو "مشکل کشا باذن اللہ" ماننا شرک ہے۔

(۲) امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا ہے: کہ مشکل میں دستگیری فتح و نصرت اور کشائش رزق وغیرہ ان کلموں کی طاقت ان (انبیا و اولیا) کو خود بخود ہے خواہ

یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کوایسی قدرت بخشی ہے ہرطرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(۳)امام الوہابیہ قاضی شوکانی لکھتے ہیں: " **ان من دعا نبیا او ولیا او غیر وسال منھم قضاء الحاجات وتفریج الکروبات ان ھذا من اعظم الشرک**"

جس نے نبی یا ولی یا ان کے علاوہ کسی کو پکارا اور قضاے حاجات مصائب ،اورمشکلات کودورکرنے کے لیے عرض کیا تو بے شک شرک اعظم سے ہے۔

﴿الدرر النضید:صفحہ نمبر 74﴾

(۴)وہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے: انبیا اور اولیا کو پکارنا اور التجا کرنا شرک تک لے جاتا ہے۔ ﴿کتاب الوسیلہ:صفحہ نمبر۶۳﴾

قارئین کرام! دیوبندی، غیر مقلد وہابی، مولویوں کی کمپنی کوبس نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کوکم کرنے کی اورتوہین کرنے کی پڑی ہوئی ہے اوراس جنون میں ان کی عقل بھی جاتی رہی بلکہ قرآن دانی کا دعویٰ بھی غلط ہوگیا وہابی مولویوں کی کمپنی نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشکل کشائی حاجت روائی اوراختیارات کی نفی کے لیے جودلیل پیش کی ہے وہ غزوۂ احد میں دندان مبارک کا شہید ہوجانا ہے لیکن عقل کے اندھوں اورعلم سے کوروں کواتنا بھی علم نہیں کہ ایسے اصول سے اللہ تعالیٰ کی مشکل کشائی ،حاجت روائی اور قادر مطلق ہونے پربھی اعتراض آتا ہے اوروہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" **یَقْتُلُونَ النَّبِیِّینَ بِغَیْرِ الْحَقِّ**"یہودیوں نے انبیاے کرام کوناحق شہید کیا۔ ﴿پارہ نمبر:3،آیت،نمبر21﴾

اگرکفار نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید کردیں تو امام الانبیا علیہ السلام کو بے اختیار کہتے ہیں اورمشکل کشائی کی نفی کرتے ہیں مگر

جب یہود اللہ تعالیٰ کے انبیا علیہم السلام کو شہید کر دیں تو خدا ے تعالیٰ کے متعلق کیا نظریہ قائم کریں گے پس معلوم ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کو اگر عناد اور دشمنی ہے تو امام الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ہے۔

وہابیوں کے ان عقائد کی بنا پر انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاے عظام علیہم الرحمۃ بھی معاذ اللہ شرک سے محفوظ نہ رہے کیوں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں سے نصرت و مدد طلب کی تھی جس کا بیان قرآن پاک میں اس طرح مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا "مَنْ أَنصَارِيٓ إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ" کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔ ﴿پارہ نمبر:3، آیت، 52﴾

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا:

" واجعل لِّي وَزِيراً مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي"

اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے وہ کون میرا بھائی ہارون سے میری کمر مضبوط کر۔ ﴿پارہ نمبر:16، ع، 11﴾

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا تھا کہ میں تو تجھے کافی ہوں میرے سوا تو کسی دوسرے کو جو کہ میری مخلوق ہے اپنا مددگار اور بوجھ اٹھانے والا مجھ سے مانگ رہا ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے " وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ "اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔ ﴿پارہ، 3، ع، 1﴾

روح القدس ہیں کون؟ اللہ نہیں بلکہ وہ جبرائیل امین ہیں جو کہ ایک عظیم المرتبت فرشتہ ہیں اور فرشتے اللہ تعالی کی مخلوق ہیں اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن

میں غیر اللہ سے مدد لینے کا ذکر ہے۔

امام الانبیا شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی ارشاد ہے:

**"اذا اراد عونا فليقل يا عباد الله اعينونی اعينونی"**

﴿حصن حصین: ص، 163، تحفۃ الذاکرین: صفحہ، 181﴾

جب تم کو مدد کی ضرورت ہو تو کہو اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔

نیز وہابیہ نجدیہ کے مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی میں اس حدیث شریف کو صحیح قرار دیا ہے۔

جلیل المرتبت صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اپنی پریشانی کے موقع پر یا محمداہ کہہ کر اپنے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا تھا، امام نووی نے کتاب الاذکار میں اس روایت کو درج کیا ہے۔

علامہ صاوی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے:

**"فمن زعم ان النبی کاحاد الناس لا يملک شيئا اصلا ولا نفع به لا ظاهرا ولا باطنا فهو كافر خاسر الدنيا والآخرة"**

﴿تفسیر صاوی: صفحہ نمبر، 167، جلد 1﴾

جو شخص یہ خیال کرے کہ نبی پاک ﷺ بالکل کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی ان سے ظاہری اور باطنی طور پر نفع پہنچتا ہے تو وہ شخص کافر ہے دنیا و آخرت میں گھاٹے والا ہے۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نافع سمجھتے تھے اور بے ادبی اور گستاخی کرنے والا نقصان بھی اٹھاتا تھا جیسا کہ امام مسلم علیہ الرحمہ نے روایت بیان کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما رہے تھے تو سراقہ بن مالک آپ کے تعاقب میں پہنچ گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ دشمن آ پہنچا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا" **لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا**" غم نہ کرو ہمارا رب کریم ہمارے ساتھ ہے ﴿سورہ توبہ: آیت، نمبر ۴۰﴾

**"فدعی علیه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فارتطمت فرسه الی بطنها"**

چناں چہ حضور ﷺ نے سراقہ کے حق میں دعائے شر کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ ﴿صحیح مسلم شریف: جلد، 2، صفحہ، نمبر 419﴾

سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آپ کی دعا کا نتیجہ ہے اب میرے لیے دعا فرمایئے جو بھی تمہاری تلاش میں آئے گا میں اسے واپس بھیج دوں گا **فدعا الله فنجا** پس آپ نے دعا فرمائی تو اس کو نجات مل گئی۔

ناظرین کرام! پس غیر مقلدوں اور دیوبندیوں، وہابیوں کے امام کے باطل عقائد کی بنا پر ان کے نزدیک انبیائے کرام، مرسلین عظام علیہم السلام بلکہ سید الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کافر و مشرک ہوئے (نعوذ باللہ من ذالک) اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ اگر ایک عام مومن کو کوئی کافر و مشرک کہہ دے تو کہنے والا خود کافر و مشرک ہو جاتا ہے تو جو انبیا و مرسلین کو کافر و مشرک کہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہوگا؟ وہ تو بدرجۂ اولی کافر و مشرک ہو جائیں گے لہذا تمام وہابیہ و دیابنہ کافر و مرتد ہیں۔

﴿دیکھیے حسام الحرمین﴾

ابوالکلام آزاد کے والد ماجد نے ان وہابیہ کے بارے میں ایک شعر کہا تھا

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو　　　تڑا تڑ جوتیاں تم ان کو مارو

# چوتھا عقیدہ

## خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے

امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے ایسا عقیدہ لکھا ہے کہ جس سے ختم نبوت کے انکار کا دروازہ کھلا ہے۔

**عقیدہ:** اس شہنشاہ (اللہ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پیدا کر ڈالے۔ ﴿تقویۃ الایمان: صفحہ، نمبر 31، مطبوعہ دہلی﴾

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے امام کے اس عقیدے سے ختم نبوت کا انکار واضح ہے نیز دہلوی کی علمی قابلیت اور قرآن دانی کا سارا راز بھی فاش ہو جاتا ہے، دراصل اس میں دہلوی نے یہ گستاخی" **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡر**" آیت کو صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر کی ہے، حالاں کہ اس بے چارے کو اتنا علم نہیں کہ مفسرین کرام علیہم الرضوان نے اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی ہے " **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءِ مایشاء قَدِيۡر**" بے شک اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے اس پر قادر ہے۔رب کریم کا یہ بھی اعلان ہے۔

**"مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"** ﴿پارہ نمبر، 22، ع، 2﴾

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

اس آیت کے تحت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں:

یعنی آخر الانبیا کہ آپ پر نبوت ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت

نہیں مل سکتی حتی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھیں گے حضور کا آخرالانبیا ہونا قطعی ہے، نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

اللہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہے آپ خاتم النبیین ہیں پھر اسی کی وضاحت اعلانیہ طور پر تاجدار ختم نبوت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرما دی ہے، آیئے ان احادیث کی زیارت کریں جن میں نہایت صراحت کے ساتھ سرورکونین نبی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر کا اعلان فرمایا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(1) حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **"انا لی اسماء انا محمد انا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی"** ﴿مسلم شریف: جلد دوم، کتاب الفضائل، صفحہ نمبر، 261﴾

میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے میں حاشر ہوں، کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

**فائدہ:** اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ایک نام عاقب بھی بتایا اور عاقب کی خود تفسیر فرمائی کہ عاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اب یہ حدیث اس مفہوم میں صریح ہوگئی کہ حضور آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ﴿نقش خاتم: ص، 7﴾

(2) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر حضور اکرم نے ارشاد فرمایا:

**"انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة"** ﴿مسلم شریف: جلد 2، کتاب الفضائل: ص، 261﴾

میں محمد ہوں، احمد ہوں، آخری نبی ہوں، حاشر ہوں، نبیٔ توبہ اور نبی رحمت ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ایک نام المقفی بتایا ہے جس کے معنی ہیں آخر میں آنے والا جب کہ امام نووی نے شرح مسلم شریف میں، علامہ منادی نے شرح کبیر میں، ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں مقفی کے معنی آخر الانبیا لکھا ہے۔ ﴿نقش خاتم: ص، 8﴾

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **"فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون"** ﴿مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الفتن، ص، 512﴾

ترجمہ: مجھے دیگر انبیا و رسل پر چھ چیزوں کے ذریعے فضیلت و برتری دی گئی، مجھے کلمات جامعہ کی صفت عطا ہوئی، رعب و دبدبہ کے ذریعے میری نصرت

کی گئی، اموال غنیمت میرے لیے حلال کیے گئے، تمام روے زمین میرے لیے مسجد اور طاہر و مطہر بنائی گئی، مجھے تمام جہاں کے لیے رسول بنایا گیا، میری ذات پر نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم کیا گیا۔

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشّمس ہوگئی کہ سارے انبیا و مرسلین میں سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ایک تنہا ذات ہے جس نے ببانگ دہل یہ اعلان کیا ہے کہ میں سارے انبیا کا خاتم ہوں، میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس اعلان کے بعد اب نہ کسی نئے نبی کا ہمیں انتظار ہے اور نہ کسی مدعیٔ نبوت کی آواز پر ہمیں کان دھرنے کی ضرورت ہے۔

اب اس بحث کا ایک آخری گوشہ اور باقی رہ گیا وہ بھی طے ہو جائے تو یہ بحث اپنی جملہ تفصیلات کے ساتھ مکمل ہو جائے گی اور وہ یہ ہے کہ آنے والے کا اعلان تو ہم نے سن لیا کہ وہ آخری نبی ہے وہ انبیا کا خاتم ہوکر آیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس طرح کا کوئی اعلان بھیجنے والے کی طرف سے بھی ہے یا نہیں، بھیجنے والے کی طرف سے بھی اس طرح کا کوئی اعلان ہمیں مل جاتا ہے تو اب ختم نبوت کے عقیدے پر دونوں طرح سے مہر لگ جاتی ہے اپنے قلوب کا دروازہ کھول کر بھیجنے والے کا اعلان سنیے اللہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے **"مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ"**[1]

ناظرین کرام! قرآن وحدیث کے ان واضح فرامین کے باوجود اسماعیل دہلوی یہ عقیدہ رکھے کہ خدا کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر ڈالے خدا اور اس کے پیارے رسول سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے کیوں کہ اگر محمد پیدا کرے گا تو نبوت بھی دے گا اور اگر نبوت دے گا تو خاتم النبیین جو اللہ کا فرمان ہے وہ غلط ہو جائے گا جب کہ پروردگار

عالم کا یہ بھی اعلان ہے"وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا" ﴿پ:۵،ع،۸﴾

ترجمہ: اوراللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے

وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے ہی مرزا قادیانی کو یہ راستہ دکھایا رہنمائی دہلوی نے کی اور نبوت کا دعوی قادیانی نے کیا کہ "منم مسیح زماں منم کلیم خدا، منم محمد احمد کہ مجتبی باشد" ﴿تریاق القلوب:ص،5﴾

بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے بھی تو اپنے بزرگ اور امام اسماعیل دہلوی کی اتباع کرتے ہوئے تحذیر الناس کے ص3 پر ختم نبوت کا انکار ان الفاظ میں کیا" عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔اور اسی تحذیر الناس کے صفحہ نمبر 40 پر یوں لکھا" بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

معزز ناظرین کرام! تحذیر الناس کی پہلی گمراہ کن عبارت کا مطلب یہ ہے کہ خاتم النبیین کا یہ معنی سمجھنا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو یہ ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھ دار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہے اور دوسری عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد بھی نئے پیغمبروں کے پیدا ہونے سے حضور کی خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں پڑ سکتا حالاں کہ اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ حضور کے بعد بھی دوسرا نبی ہوسکتا ہے تو پھر آخر الانبیا کیسے قرار پائیں گے اور حضور کو آخری نبی تسلیم نہ کرنا قرآن وحدیث دونوں کا انکار ہے اور قرآن وحدیث کا منکر مومن نہیں رہ جاتا بلکہ کافر ومرتد ہوجاتا ہے۔

نوٹ: صلعم لکھنا حرام ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا چاہیے۔

# پانچواں عقیدہ

## دیوبندی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استاد ہیں

دیوبندیوں کا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے:

ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ ﴿براہین قاطعہ :ص،26،مطبوعہ، دیوبند﴾

قارئین عظام! مندرجہ بالا عبارت میں امام الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کس قدر توہین اور گستاخی پائی جاتی ہے کہ دیوبندی مولویوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استاد قرار دیا ہے۔

حالاں کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنا اصول بیان فرمایا:

" وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ "

ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ﴿پ13:ع،13﴾

مندرجہ بالا آیت طیبہ سے واضح ہوا کہ اللہ نے خود اپنے نبی کو تمام زبانوں پر ملکہ عطا فرمایا مگر دیوبندیوں نے یہ عبارت لکھ کر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بہت بڑی بے ادبی اور گستاخی کی جسارت کی ہے جو کہ کفر ہے لیکن ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں سے لکھے پڑھے ہوئے اس خاک دان گیتی پر تشریف لائے ہیں کیا خوب کہا ہے امیر مینائی نے:

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر دیتے تھے قدسیوں کو سبق بے پڑھے ہوئے
تعلیم جبرائیل امیں تھی برائے نام حضرت وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

# چھٹا عقیدہ

## نبی کو زندہ سمجھنے والے کا ایمان بے کار ہے

**عقیدہ:** جو اس حی لا یموت (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کو زندہ رہنے والا خیال کرے وہ ناسمجھ ہے اس کا خیال خام اور ایمان بے کار ہے۔

﴿اصلاح عقائد: ص، 139﴾

ناظرین کرام! وہابیہ کے ان عقائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے تو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایمان بھی بے کار ہو جاتا ہے نعوذ باللہ کیوں کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مندرجہ حدیث شریف کہ "فنبی اللہ حی یرزق" اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے، سے آپ کا بھی انبیا کی حیات کا یہی عقیدہ ہے وہابیوں کی جہالت اسی سے واضح ہو رہی ہے کہ جن کے عقائد کے کفر کی مشین سے تو انبیاے کرام بھی محفوظ نہیں رہتے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ خلفاے راشدین صحابہ کرام اہل بیت اطہار علیہم الرضوان اور محدثین مفسرین محققین مدققین اور اولیاے عظام علیہم الرحمہ کا بھی ان کے نزدیک ایمان بے کار ہے معاذ اللہ کیوں کہ سب کے سب حیات الانبیا کے قائل ہیں۔

میرے اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدّد دین وملت، مولانا، الشاہ، احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ہے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

# ساتواں عقیدہ

## نبی ایسے سردار ہیں جیسے گاؤں کا چودھری

ملا اسماعیل دہلوی نے انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں بے ادبی کرتے ہوئے لکھا کہ:

**عقیدہ:** جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ ﴿تقویۃ الایمان: صفحہ نمبر، 53﴾

معاذ اللہ رب العالمین مولوی اسماعیل دہلوی نے انبیا کو قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار کے برابر اور مثل قرار دیا ہے جو کہ انبیاے کرام کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے۔ ہر پیغمبر کے عموم میں حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات بھی شامل ہے لیکن ہمارے آقا تو صرف امت کے سردار ہی نہیں بلکہ سید المرسلین یعنی رسولوں کے بھی سردار ہیں حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار کے برابر قرار دینا کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے جو کہ صریحا کفر ہے۔

قارئین کرام! گاؤں کے چودھری کی کوئی تعظیم نہ کرے اور توہین کردے تو وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوگا مگر حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، گاؤں کے چودھری کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی ہدایات قرآن پاک میں ارشاد نہیں بیان فرمائے مگر محبوب کے متعلق ہدایات ارشاد فرمائے مثلا "یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا" اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو حضور ہم پر نظر رکھیں۔ ﴿پ:۱، ع،۱۳﴾

دوسرے مقام پہ فرماتا ہے: "یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ

أَنۡ تَحۡبَطَ أَعۡمَالُكُمۡ وَأَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ" ﴿پ:26،س،الحجرات﴾

اپنی آوازیں اونچی نہ کرواس غیب بتانے والے(نبی) کی آواز پراوران کے حضور بات چلاکر نا کہوجیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہوکہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہوجائیں اورتمہیں خبر نہ ہو۔

اس آیت میں حضور کا اجلال واکرام اورادب واحترام تعلیم فرمایا گیااورحکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورالحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کونام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب وتعظیم وتوصیف وتکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کروجوعرض کرنا ہوترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کااندیشہ ہے۔

قرآن توہم کویہ تعلیم دے رہاہے مگروہابیوں کے پیشوااسماعیل دہلوی نے بڑے ہی بے باکی سے حضورکوگاؤں کے چودھری اورزمیندارکی طرح کہہ دیا بتایئے ان وہابیہ کاعقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے کہ نہیں؟ بالکل ہے۔قرآن ہم کونبی کی بارگاہ کامؤدب بنارہاہے لیکن یہ دیابنہ ہمیں نبی کی بارگاہ کابےادب بنا رہے ہیں قرآن ہم کویہ تعلیم دے رہاہے کہ جب نبی کی بارگاہ میں جاؤتوپست آواز میں بات کروورنہ اگراونچی آواز میں بات کی توقرآن کہہ رہاہے کہ تمہارے اعمال بربادہوجائیں گےاب ذرا سوچونبی کی بارگاہ میں اونچی آواز میں بات کرنے سے اعمال کے بربادہونے کااندیشہ ہے توجونبی کی شان میں گستاخی کرے معاذاللہ گاؤں کاچودھری اورزمیندارکہےاس کے اعمال تواعمال اس کا ایمان بھی بربادہوجائے گااوروہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

وہابیو! کچھ توانصاف کی کہہ دوکیایہ کلمے شان انبیاعلیہم السلام کی تنقیص اور ان کے ساتھ تمسخرنہیں ہے قرآن وحدیث انبیاعلیہم الصلوۃ والسلام خصوصاسید

الانبیا کی عظمت کے کلمات سے بھرے ہوئے ہیں سب کچھ چھوڑ کر چودھری اور زمیندار کہتا ہے تو ارکان سلطنت اور وزیر کس کو سمجھتا ہے حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان آیت کریمہ " **وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيكَ رَبُّكَ فَتَرۡضَىٰٓ** " کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "ایشان دراں روز درجناب خداوندی بمنزلہ وزیرازبادشاہ باشند" ﴿تفسیر عزیزی﴾

یعنی دربار خداوندی میں روز قیامت آپ کا وہ مرتبہ ہوگا جو دربار شاہی میں وزیر کا ہوتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کیا خوب کہا ہے:

لایمکن الثناء کما کان حقہ بعداز خدابزرگ توئی قصہ مختصر

لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے امام مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ عقیدہ صریحا کفر ہے۔

# آٹھواں عقیدہ

## نبی پاک کا کوئی احسان اور فائدہ نہیں

**عقیدہ:** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہم پر اب کوئی حق نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات کے۔ ﴿الشہاب الثاقب: ص47﴾

قارئین کرام! مندرجہ بالا وہابیوں کے عقیدے پڑھتے ہوئے مسلمان لرز جاتے ہیں کہ اتنی بے باکی اور گستاخی اس ہستی سے جس کا مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں خداوند کریم تو اس پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد آمد پر مسلمانوں پر احسان جتلائے اور فرمائے "**لَقَدۡ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ إِذۡ بَعَثَ فِيهِمۡ رَسُولٗا** " بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول

بھیجا۔ ﴿پ4،ع،8﴾

دوسرے مقام پہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے:

**"لَقَدۡ جَاءَ کُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ أَنفُسِکُمۡ عَزِیزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیصٌ عَلَیۡکُم بِالۡمُؤۡمِنِینَ رَءُوفٌ رَّحِیمٌ"** ﴿پ11: آیت،128﴾

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

دوسرے مقام پہ فرماتا ہے: **"وَمَا أَرۡسَلۡنَاكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِلۡعَالَمِین "**

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے ﴿پ17: آیت، 107﴾

قرآن کریم کے بعد چند احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں جس سے عیاں ہے کہ تا قیامت رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اپنی امت پر احسان ہے اور ان کی ذات والا صفات سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

(۱) حضور ﷺ فرماتے ہیں: **"من صلی علی واحدۃ فصلی اللہ علیه عشر مرات"** ﴿الصلوۃ، والسلام: ص،۳۰﴾

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے

(۲) **"صلوا علی فان الصلاۃ علی کفارۃ لکم فمن صلی علی صلی اللہ علیه"** ﴿ایضا﴾

مجھ پر درود بھیجا کرو یہ تمہارے لیے کفارہ ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا اس پر رحمت نازل فرماتا ہے۔

(۳) **"من صلی علی فی یوم الف مرۃ لم یمت حتی یری مقعدہ من الجنۃ"** ﴿ایضا:29﴾

جو کوئی ہزار دفعہ روزآنہ درود پڑھ لیتا ہو وہ نہ مرے گا جب تک اپنا مقام

جنت میں نہ دیکھ لے۔

ناظرین کرام! قرآن کہہ رہا ہے حضور ﷺ کا تشریف لانا یہ احسان ہے، حضور ﷺ کا رحمت بن کر تشریف لانا احسان ہے، نبی پر درود پڑھنے سے اللہ ہم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے، حضور پر درود پڑھنا یہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوجاتا ہے، یہ حضور سے فائدہ ہی تو مل رہا ہے، حضور پر روزانہ ایک ہزار درود پڑھنے والے کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے یہ حضور سے فائدہ نہیں تو اور کیا ہے مگر وہابیہ اور دیابنہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا کوئی احسان اور فائدہ نہیں ایسا قول کرنے والے سب کچھ تو ہو سکتے ہیں مگر مومن مسلمان نہیں ہو سکتے۔

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، مولانا، الشاہ، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی    نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

حضرات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں صحابۂ کرام کا حاضر ہونا اور بارش کے قحط کا عرض کرنا اوران کا صحابہ کرام کو روضہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر بھیجنا اور پھر بارش کا برسنا روایات میں درج ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں بارش کے قحط کے موقع پر حضرت بلال حبشی کا روضہ رسول پر جانا اور حضور کا فرمانا کہ کل بارش ہوگی فاقہ کش کا روضۂ رسول پر جانا اورعرض کرنا ''انا ضیفك '' یارسول اللہ میں آپ کا مہمان ہوں پھر اس کو نبی محترم کا روٹی عطا کرنا مستند کتب میں درج ہے مگر وہابیہ کہتے ہیں نبی سے کوئی فائدہ نہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

# نواں عقیدہ

## حضوراکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مثل ہیں

**عقیدہ:** پس کوئی ادنیٰ مسلم بھی فخر عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تقرب و شرف کمالات میں کسی کو مماثل آپ کانہیں جانتا البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں۔ ﴿براہین قاطعہ :صفحہ نمبر ۳، مطبوعہ، دیوبند﴾

دیوبندی، وہابی، مولوی تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جملہ بنی آدم کی مثل قرار دے رہے ہیں جب کہ خداوند کریم جل جلالہ اپنے حبیب سرکاردو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنھن کو بے مثل قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:

يَٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسۡتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ" ﴿پ: ۲۲، آیت ۳۲﴾

اے نبی کی بیویوں تم اورعورتوں کی طرح نہیں ہو

خداوندے کریم نے اپنے محبوب کے متعلق فرمایا:

" النَّبِيُّ أَوۡلَىٰ بِالۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ أَنفُسِهِمۡ وَأَزۡوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمۡ"﴿پ۲۱، آیت ٦﴾

یہ نبی مسلمانوں کاان کی جان سے زیادہ مالک ہےاوراس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں

اب ان حدیثوں کوسماعت کروجن میں خودامام الانبیا شہنشاہ ہردوسرا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنے سے منع فرمادیا تو لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں تو حضور نے فرمایا"انی لست کھیئتکم"میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔

﴿بخاری صفحہ نمبر 247، جلد،1﴾

(2) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **"انی لست مثلکم"** میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ ﴿بخاری شریف: جلد ۱، صفحہ نمبر: 24، مطبوعہ مصر﴾

(3) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا پے در پے روزہ نہ رکھا کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو صوم وصال رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ **"لست کاحد منکم"** میں تمہارے کسی آدمی کے مانند نہیں ہوں۔

﴿بخاری شریف: صفحہ نمبر، 246، جلد، 1، مطبوعہ مصر﴾

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا تھا اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **ایکم مثلی** میری طرح تم میں سے کون ہے۔ ﴿بخاری: ص 246 ج 1﴾

قارئین کرام! تعجب اور افسوس قوم وہابیہ اور ان کے اکابر پر کہ رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ارشاد فرما رہے ہیں اور یہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل قرار دے رہے ہیں صرف اس پر ہی بس نہیں بلکہ جملہ بنی آدم کے مماثل قرار دے رہے ہیں۔

علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمہ نے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا ہے کہ:

**"اعلم ان من تمام الایمان به صلی الله تعالی علیه وسلم الایمان بان الله تعالی جعل خلق بدنه الشریف علی وجه لم یظهر قبله ولا بعده"**

خوب جان لو کہ سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ کمال ایمان یہ ہے کہ اس بات کا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن شریف کو ایسی صورت پر کہ ان کی مثل نہ کوئی پہلے پیدا ہوا اور نہ ان کے بعد پیدا ہوگا۔

﴿مواہب لدنیہ: صفحہ نمبر، 248، جلد، 1﴾

لواب صدیق بھوپالی کے قلم سے بھی یہ تحریر اللہ نے ان کے منہ پر جوتی مارنے کے لیے لکھا دی۔ " حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم صوم وصال نہ رکھو کہا آپ تو رکھتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں رات بسر کرتا ہوں میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے "

﴿ترجمان القران: صفحہ نمبر, 242, جلد, 1﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں:

**" ما شممت عنبرا قط ولا مسكا ولا شيئا اطيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وسلم"**

میں نے کوئی مشک وعنبر اور کوئی خوشبودار چیز رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مہک سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی۔ ﴿صحیح مسلم: حدیث نمبر، ۴۴۲۳﴾

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **"لم ار قبله ولا بعده مثله"** آپ جیسا نہ تو آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

مشہور مفسر قرآن حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل کیا دیکھتے خدا نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا مثل بنایا ہی نہیں۔

﴿مراۃ المناجیح: باب اسماء النبی وصفاتہ﴾

حقیقت تو یہ ہے:

کوئی مثلِ مصطفیٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا　　کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ الرضوان تو یوں عرض کرتے ہیں:

مصطفائے ذات یکتا آپ ہیں　　یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں　　اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں

ناظرین کرام! قرآن و حدیث اور کتب اسلاف کی روشنی میں وہابیہ، دیابنہ کا عقیدہ باطل ثابت ہوا ہے اللہ تعالیٰ ایسے باطل عقائد رکھنے والوں سے محفوظ فرمائے۔

## دسواں عقیدہ

## انبیائے کرام بڑے بھائی ہیں

دیوبندی اور غیر مقلدین کا سردار اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ:

"اولیا انبیا امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ ہمارے بڑے بھائی ہوئے" ﴿تقویۃ الایمان: صفحہ نمبر، 50﴾

مسلمانو! دیکھو یہ ہے وہابی دھرم کی ناپاک تعلیم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برادر کبیر قرار دیا اور سکھایا کہ ان کی تعظیم بڑے بھائی کی طرح کرنی چاہیے معاذ اللہ رب العالمین حالاں کہ بڑے بھائی کو گالی دینے سے آدمی کافر نہیں ہوتا مگر نبی کو گالی دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے پھر وہ بڑے بھائی کیسے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ"

﴿پ، 26، ع، 13﴾

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ادب کے عالم کا تذکرہ پروردگار عالم نے قرآن حمید میں اس شان سے فرمایا ہے:

**" اِنَّ الَّذِینَ یَغُضُّونَ اَصوَاتَھُم عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ اُولٰئِکَ الَّذِینَ امتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوبَھُم لِلتَّقوٰی لَھُم مَّغفِرَۃٌ وَّاَجرٌ عَظِیمٌ "** ﴿پ،26،ع،13﴾

بے شک وہ لوگ جو رسول اللہ کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں یہ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اے لوگو! مقام عبرت ہے کہ صحابۂ عظام علیہم الرضوان تو اپنی آوازوں کو پست رکھیں مگر وہابیوں کا امام اسماعیل دہلوی قتیل بڑا بھائی لکھنے کی جسارت کرے، نماز میں بڑے بھائی کو سلام کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مقام یہ ہے کہ جب تک نمازی نماز میں **السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** نہ پڑھے تو نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے غیر مقلد اور وہابیوں دیوبندیوں کے بزرگ اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل کا یہ عقیدہ (کہ حضور بڑے بھائی ہیں) امام الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بہت بڑی بے ادبی ہے جو کہ صریحا کفر ہے۔

ع ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

اب ذرا وہابیوں کے پیشوا امام الطائفہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے کیے گئے سوال کا جواب سن لو: رشید گنگوہی سے سوال کیا گیا کہ حضور کو بڑا بھائی کہنا کیسا ہے تو مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے شیخ اسماعیل دہلوی کی حمایت میں ایک حدیث

گڑھ ڈالی اور لکھا:

چوں کہ حدیث میں حضور نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو بایں رعایت تقویۃ الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے۔ ﴿فتاوی رشیدیہ: کامل، صفحہ، نمبر 84﴾

ناظرین کرام! انہیں حدیث گھڑنے والے دجالوں کے بارے میں آقا نے فرمایا تھا:

**"یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم"** ﴿مشکوۃ المصابیح: ص، 28، مسلم شریف، ص 10﴾

آخری زمانہ میں ایسے دھوکے باز، فریب کار، جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی ایسی حدیثیں لائیں گے اور بیان کریں گے جن کو نہ کبھی تم نے سنا اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنا ہوگا پس تم ایسے مکاروں اور دھوکے بازوں سے بچو اور ان کو اپنے پاس نہ آنے دو تا کہ وہ تم کو گمراہ نہ کر سکیں اور نہ تم کو فتنے میں ڈال سکیں۔

اسی لیے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اور آپ کو حکم دیا ہے کہ ان سے دور رہیں اور ان کو دور رکھیں اگر ہم ان سے دور نہیں رہتے ہیں یا ان کو دور نہیں رکھتے ہیں تو ہم فتنہ میں پڑ سکتے ہیں، ہم گمراہ ہو سکتے ہیں۔

# گیارہواں عقیدہ

## نماز میں نبی پاک کا خیال گدھے کے خیال سے کئی درجہ بدتر ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد اسماعیل قتیل نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں سرور دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کینہ اور بغض کا ثبوت اپنے مندرجہ ذیل عقیدہ میں روز روشن کی طرح دیا ہے جو کہ درج ہے:

عقیدہ: از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں بالتعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف گاؤ وخر کہ نہ آں قدر چسپید گی می بودنہ تعظیم بلکہ مہان ومحقرمی بودوایں تعظیم واجلال غیر کہ درنماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشد۔

﴿صراط مستقیم: ص، 86، مطبوعہ دہلی﴾

ترجمہ: زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی ہم بستری کا خیال بہتر ہے اور نماز میں پیر اوران جیسے بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالت مآب ہی کیوں نہ ہوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بہت زیادہ برا ہے کیوں کہ حضور کا خیال تعظیم واجلال کے ساتھ انسان کے دل میں چپک جاتا ہے بخلاف بیل اور گدھے کے خیال کے نہ وہ اس قدر لپٹتا ہے نہ اس کی تعظیم ہوتی ہے بلکہ حقیر وذلیل رہتا ہے غیر کا اجلال وتعظیم کہ نماز میں مقصود وملحوظ ہوتا ہے شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم کسی ایمان دار کی زبان وقلم سے ایسے گستاخانہ کلمے کس طرح نکل سکتے ہیں جنہیں سن کر دل کانپ جاتا ہے نماز میں حضور پرنور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف خیال لے جانے کو اس سیاہ قلب نے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر بتایا ہے، اس بے دین کو نہ سوجھا کہ خیال کیسے نہیں آئے گا، جب کہ التحیات میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی تعلیم ہے اور وہ بھی صیغہ خطاب کے ساتھ اور نماز میں التحیات پڑھنا واجب ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے عبادت اپنے کمال کو پہنچتی ہے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دشمنی ہے تو

بے دین نماز چھوڑے اور نماز ہی کیا اس بے دین نے تو دین ہی ترک کر دیا اس گستاخ نے تو نماز جیسی اہم العبادات کو بیل اور گدھے والی نماز بنا دیا کہ بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہونے سے تو نماز ہو جائے اور حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خیال نماز میں آنے سے نماز باطل بلکہ شرک ہو جائے گی۔

ناظرین کرام! وہابیہ اسماعیل دہلوی کا مندرجہ بالا نظریہ اور عقیدہ کس قدر دلسوز اور عشاق رسول کے جذبات کو چھلنی کر دینے والا ہے، اسلاف کا طریقہ تو یہ ہے کہ جب کوئی نماز میں تشہد پڑھتے وقت بارگاہ رسالت مآب میں ہدیۂ سلام **السلام علیک ایھا النبی** پیش کرے تو اس وقت یہ سمجھتے ہوئے پڑھے کہ امام الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بالمشافہ سلام عرض کر رہا ہے:

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے سردار علی خواص علیہ الرحمہ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ شارح علیہ الصلوۃ والسلام نے نمازی کو تشہد میں نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا حکم اس لیے دیا ہے کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انہیں آگاہ فرما دے کہ اس حاضری میں اپنے نبی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بھی دیکھیں اس لیے کہ حضور کبھی بھی اللہ تعالی کے دربار سے جدا نہیں ہوتے **"فیخاطبونه بالسلام مشافھة"** پس حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر بالمشافہ سلام عرض کریں۔

﴿میزان الکبریٰ: صفحہ، 147، ج، 1، مطبوعہ، مصر﴾

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ التحیات میں مذکور سلام کے بارے میں احیاء العلوم باب چہارم جلد اول میں فرماتے ہیں۔

**"واحضر فی قلبک النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وشخصه**

الکریم وقل سلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته ولیصدق انه یبلغه ویرد علیک ما ھو اوفی منه"

ترجمہ: جب التحیات پڑھے تو حضور پر سلام پیش کرنے سے پہلے اپنے دل میں حضور پرنور علیہ السلام کی صورت مبارکہ کو حاضر کرے اور آپ کا تصور دل میں جما کر السلام علیک ایہا النبی عرض کرے اور یقین جانے کہ یہ سلام حضور کو پہنچتا ہے اور حضور اس کا جواب وافی اپنی شان کرم کے لائق عطا فرماتے ہیں۔

﴿احیاء العلوم﴾

لطف تو یہ کہ نماز میں کعبہ شریف کا تصور و خیال نہایت تعظیم واجلال کے ساتھ ضروری ہے کیوں کہ استقبال قبلہ نماز میں فرض ہے اگر نماز کی کسی بھی حالت میں قصدا انحراف قبلہ ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے تو جو کعبہ کا بھی کعبہ ہو ایمان و اسلام کی روح وجان ہو ساری کائنات میں سب سے افضل واعلی ہو تمام عالم میں رب کریم جل وعلی کا سب سے زیادہ محبوب و پیارا ہو کائنات کے ذرہ ذرہ کے لیے سراپا رحمت ہو جس کی شان عظمت نشان کے لیے رب کائنات عزوجل کا اعلان ہو "وَمَا أَرۡسَلۡنَاكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِلۡعَالَمِين " جملہ کائنات میں جس کا کوئی مثل ونظیر نہ ہو جو صبح قیامت تک سارے مومنین ومومنات کے لیے رؤوف ورحیم ہو جس کی اتباع وپیروی ہی تمام عبادات کی اصل وبنیاد ہو۔

" قُل إِن كُنتُم تُحِبُّون اللَّهَ فَاتَّبِعُونِی يُحبِبكُمُ اللَّه"

جس کی اتباع و پیروی عبادت کی جان اور خوشنودی رحمٰن ہو کیا ایسی عظیم ہستی کا نماز میں خیال وتصور لانا بیل وگدھے وغیرہ کے خیال وتصور میں غرق ہونے سے بدرجہا بدتر ہوگا ایسا تو وہی بدبخت کہے گا جو راندہ بارگاہ الٰہی ہو ازلی شقی وکمینہ ہو مردود وملعون ہو۔

قرآن حکیم کے اندر تو اللہ تعالیٰ یہ حکم دے رہا ہے کہ اللہ و رسول جب تمہیں پکاریں تو فوراً بارگاہ رسول میں حاضر ہو جاؤ اور رسول جو حکم دیں اسے بجالاؤ پھر نماز جہاں سے چھوڑ کر گئے تھے وہیں سے اس کی تکمیل کرو از سر نو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ﴿سورہ انفال﴾

وہابیو! ذرا سوچ کر انصاف سے کہو جب نماز میں صرف حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور و خیال ہی نہیں بلکہ آپ کے حکم کی بجا آوری میں کتنی ہی تاخیر اور کتنا ہی وقفہ و وقت لگ جانے کے بعد بھی نماز میں کوئی خلل واقع نہ ہوا تو نماز میں آپ کا صرف خیال و تصور لانا نماز کی مقبولیت اور نورانیت کا باعث ہوگا یا بقول اسماعیل دہلوی بیل و گدھے کے خیال و تصور میں غرق ہونے سے بدر جہا بدتر ہوگا کیا یہ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں بدترین گستاخی نہیں ہے کیا ایسے رسول دشمن سے کوئی بھی مومن و مسلمان کسی طرح کا کوئی تعلق و علاقہ رکھ سکتا ہے اگر ذرہ برابر بھی دل میں ایمان ہوگا تو ہرگز کوئی علاقہ و تعلق نہیں رکھے گا بلکہ اس سے نفرت ہی کا مظاہرہ کرے گا۔

اب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "**اصلی قریبا منه فاسارقه النظر**" میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے قریب نماز پڑھتا تھا تو میں نماز میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نظر چرا کر دیکھتا تھا۔ ﴿بخاری شریف: صفحہ، 632﴾

ناظرین کرام! حوالہ جات اور بزرگان دین کے عقائد تو اپنی جگہ ایک ذی ہوش اور عقلمند انسان اتنا ہی سوچے کہ جب وہ نماز پڑھنے کی تیاری کرے گا تو سب سے پہلے وضو کرے گا وضو کی طرف دھیان اس کا اس لیے جائے گا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے" **الوضو مفتاح الصلاۃ**" وضو نماز کی

چابی ہے وضو کے ابتدا ہی سے نمازی کے ذہن میں خیال مصطفوی شروع ہو جائے گا جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا تو صف کو سیدھا رکھنے کا خیال رکھے گا کیوں کہ حضور کا فرمان ہے صف کو سیدھی رکھو پھر نماز کی ابتدا تکبیر تحریمہ سے کرے گا رکوع میں رکوع والی تسبیح سبحان ربی العظیم سجدہ میں سبحان ربی الاعلی یہ ترتیب قائم رکھے گا ترتیب اس لیے قائم رکھے گا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز اسی طرح ادا فرمائی اور پھر سب غلاموں کو تعلیم بھی دی ہے "**صلو کما رایتمونی اصلی**" نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو نماز کا اختتام السلام علیکم ورحمت اللہ سے کرے گا اب آپ خود ذرا سوچیے کہ نمازی نے نماز کی تیاری کی تو اسی وقت سے اس کے ذہن میں تصور مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جلوہ نما ہو گیا اور پوری نماز میں بھی خیال مصطفیٰ زائل نہیں ہوا اگر نماز میں کوئی سہو ہو گیا تو سجدہ سہو کرے گا کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے ان سب حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑے گا کہ وہ نماز نماز ہی نہیں جس میں خیال مصطفیٰ نہ ہو نماز میں جب اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد پڑھ کر صلوٰۃ عرض کرے گا اور رسول مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لے کر عرض کرے گا تو یقیناً اس حالت میں تصور محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے ذہن میں آئے گا۔

ان سب حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑے گا کہ امام الوہابیہ اسماعیل قتیل نے یہ جو ایمان کش عقیدہ لکھا ہے کسی بھی طرح درست نہیں بلکہ اس سے رسول معظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس کا بغض اور عناد بالکل عیاں ہو جاتا ہے

اعلی حضرت عظیم البرکت مجدّد دین و ملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے بھائی علامہ حسن رضا علیہ الرحمہ نے کیا خوب کہا ہے:

یا دخر سے ہونمازوں میں خیال ان کا برا　　اف جہنم کے گدھے اف یہ خرافت تری
ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقت نماز　　ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادت تری

علاوہ ازیں جب امام نماز میں مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کرے گا

"مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَماءُ بَيْنَهُمْ"

﴿س: فتح، پ26، ع،12﴾

"لَقَدْ جاءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيم" ﴿س:توبہ، پ11، ع،5﴾

"ياايُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا" ﴿س:احزاب، پ22، ع،3﴾

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِين" ﴿س:انبیاء، پ۱۷﴾

"قَدْ جَائَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِين" ﴿س:مائدہ: پ،6، ع،7﴾

" يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَائَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا "

﴿س: نساء، پ،6، ع،4﴾

تو امام اوراس کے مقتدیوں کے ذہن میں فوری طور پر سرور عالم شفیع مکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور اور خیال یقیناً آئے گا اب وہابیوں سے سوال ہے کہ امام اور مقتدیوں کے متعلق آپ کا کیا فتوی ہے رمضان شریف میں تو قاری حضرات تراویح میں یہ سبھی آیات طیبات تلاوت کرتے ہیں، آخر کار یہی کہنا پڑے گا کہ امام الوہابیہ دہلوی قتیل نے یہ ایک ایسا عقیدہ لکھا ہے جس کو کوئی مسلمان قبول نہیں کرتا اور ایسا نظریہ رکھنے والے کو کوئی مسلمان ولی اور بزرگ سمجھنا تو در کنار صرف مسلمان بھی نہیں سمجھے گا۔

وہابیوں کے مذہب کی بنیاد انھیں جعلی مفروضوں پر ہے اسی لیے یہ عقائد کفریہ اور نظریات باطلہ کے حامی ہیں۔

**لطیفہ**: ملا دہلوی صاحب نے مندرجہ بالا عبارت میں لکھا ہے کہ نماز میں حضور کا خیال تعظیم کے ساتھ لانے سے نمازی مشرک ہوجاتا ہے تو اب وہابیوں سے ایک سوال ہے کہ التحیات میں یا درود شریف میں حضور کا نام آتا ہے اور حضور پر درود و سلام پیش کیا جاتا ہے تو اس وقت حضور کا خیال تعظیم کے ساتھ لاتے ہو یا توہین کے ساتھ اگر توہین کے ساتھ حضور کا خیال لاؤ گے تو کافر ہو جاؤ گے اور اگر تعظیم کے ساتھ خیال لاؤ گے تو اپنے فتوی سے مشرک ہو جاؤ گے دونوں صورتوں میں کافر۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اب ایک ہی شکل ہے کہ التحیات و درود شریف ہی نہ پڑھو تا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نورانی خیال سے تمہارے سینے محروم ہی رہ جائیں۔

الحمد للہ ہم سنی مسلمان جب التحیات میں درود شریف میں قرآنی آیتوں میں اپنے حضور کا ذکر کرتے ہیں تو حضور کا پاکیزہ تصور تعظیم و توقیر کے ساتھ ہمارے دل میں آتا ہے اور ہم حضور کی تعظیم کو تعظیم خدا سمجھتے ہیں ایمانی لذت پاتے ہیں اور اپنی نمازیں مکمل کرتے ہیں۔ ﴿احکام شریعہ بر عقائد وہابیہ﴾

کیا خوب عرض کیا ہے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ نے یارسول اللہ!

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایمان اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

# بارہواں عقیدہ

## وسیلہ لے کر دعا مانگنے کی ممانعت

**سوال**: بوقت دعا بحرمت یا بوسیلہ یا بطفیل کے لفظ پکار کر اور اشارہ کسی اولیاے کرام یا صحابۂ کرام وغیرہ کی طرف کر کے کہنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: بطفیل یا بحرمتہ کہنے میں علما کا اختلاف ہے مگر راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں چاہیے کیوں کہ کسی آیت یا حدیث میں ایسا نہیں آیا کہ خدا یا رسول نے ایسا کہنے کی تلقین فرمائی ہو۔ ﴿اخبار اہل حدیث: امرتسر، صفحہ نمبر، 10﴾

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کا یہ جواب قرآن و حدیث کے خلاف ہے قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

"يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" ﴿س: مائدہ ۵، پ6، ع، 10﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت کے تحت صاحب صراط الجنان فرماتے ہیں آیت میں وسیلہ کا معنی یہ ہے کہ جس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل ہو یعنی اللہ تعالی کی عبادات چاہے فرض ہو یا نفل ان کی ادائیگی کے ذریعے اللہ تعالی کا قرب حاصل کرو اور اگر تقوی سے مراد فرائض و واجبات کی ادائیگی اور حرام چیزوں کو چھوڑ دینا مراد لیا جائے اور وہ صورت تلاش کرنے سے مطلقا ہر وہ چیز جو اللہ تعالی کے قرب کے حصول کا سبب بنے مراد لی جائے تو بھی درست ہے اللہ تعالی کے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے محبت صدقات کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کے

محبوب بندوں کی زیارت دعا کی کثرت رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا اور بکثرت ذکراللہ میں مشغول رہنا وغیرہ بھی اسی عموم میں شامل ہیں اب معنی یہ ہوا کہ ہر وہ چیز جواللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب کر دے اسے لازم پکڑلواور جو بارگاہ الٰہی سے دور کرے اسے چھوڑ دو۔ ﴿صراط الجنان﴾

معزز ناظرین! اس آیت کریمہ میں خود اللہ تعالی نے وسیلہ ڈھونڈنے کا حکم دیا ہے مگر امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری اور دیگر وہابیہ اور دیابنہ کی آنکھیں اس آیت سے اندھی ہیں تبھی تو کسی نے کہا ہے:

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے

وہابیہ اور دیابنہ نے اللہ اور رسول کی شان میں گستاخیاں کیں تو اللہ نے ان کا دین بھی لے لیا اور عقلیں بھی چھین لیں۔ لیکن عاشق خیر الوریٰ، وعاشق غوث و خواجہ، شہزادۂ حضور اعلی حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند، علامہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ کی نظر جب اس آیت پر پڑی تو گستاخان خدا اور رسول کو جھنجھوڑ کر کہا،

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں

(حدیث شریف میں بھی وسیلہ کا ذکر ہے) طبرانی شریف اور دیگر کتب احادیث میں روایت درج ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انھوں نے نبی پاک کے وسیلے سے دعا کی" **یا ربّ انی اسئلک بحق محمد لما غفرت لی**" اے میرے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے اور واسطے سے مجھے معاف فرمادے۔

﴿طبرانی شریف: صفحہ، نمبر، 82، جلد، 2﴾

## نیک بندوں کو وسیلہ بنانا جائز ہے

یاد رکھیے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے نیک بندوں کو وسیلہ بنانا، ان کے

وسیلے سے دعائیں کرنا، ان کے توسل سے بارگاہ رب قدیر عزوجل میں اپنی جائز حاجات کی تکمیل کے لیے التجائیں کرنا نہ صرف جائز بلکہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ رہا ہے چناں چہ اس سے متعلق یہاں 3 روایات ملاحظہ ہوں۔

(1) صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہو جاتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور عرض کرتے "**اللهم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا**" اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ ﴿صحیح بخاری: جلد 1، صفحہ، نمبر، 346﴾

(2) حضرت اوس بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی شکایت کی آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف توجہ کرو اس کے اوپر ایک طاق آسمان کی طرف بنا دو حتی کہ قبر انور اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے لوگوں نے ایسا کیا تو ہم پر اتنی بارش برسی کہ چارہ اگ گیا اور اونٹ موٹے ہو گئے حتی کہ چربی سے گویا پھٹ پڑیں تو اس سال کا نام عام الفتق یعنی پھٹن کا سال رکھا گیا۔

﴿سنن دارمی: باب ما اکرم الله تعالی نبیه ، ج 1، ص، 56﴾

(3) بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے وسیلے سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کرنے کی تعلیم ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو دی چناں چہ حضرت

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر دعا کے طالب ہوئے تو ان کو یہ دعا ارشاد فرمائی"اللھم انی اسالک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی" اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ ﷺ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کی تاکہ میری حاجت پوری کردی جائے اے اللہ میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔

﴿ابن ماجہ :باب ماجا فی صلاۃ الحاجۃ ،جلد ،2،ص، 156﴾

پہلی امتیں بھی حضور کے وسیلے سے دعائیں مانگتی تھیں چناں چہ اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ قرآن میں یوں فرماتا ہے:

" وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ " ﴿س: بقرہ، پ1، ع،11﴾

اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے پاس کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر ہو گئے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ (کنزالایمان)

مفسر قرآن علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ سیدالانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول

سے پہلے یہود اپنی حاجات کے لیے حضور کے نام پاک کے وسیلے سے دعا کرتے تھے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کرتے تھے **"اللھم افتح لنا و انصرنا بالنبی الامی** صلی اللہ علیہ وسلم" یارب ہمیں نبی امی کے صدقے میں فتح و نصرت عطا فرما۔

**مسئلہ**: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلے سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ ﴿خزائن العرفان﴾

یہ سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد ظاہری حیات مبارکہ میں بھی جاری رہا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وسیلے سے دعائیں مانگتے تھے بلکہ اپنے وسیلے سے دعا مانگنے کی خود تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ معمول رہا اور سلف صالحین کا یہ طریقہ تب سے اب تک جاری ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ جاری رہے گا، اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

تفسیر درمنثور میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کفار پر یہودی فتح حاصل کرنے کے لیے یوں دعا کرتے تھے **"اللھم انا نستنصرک بحق النبی الامی ان تنصرنا علیھم** "اے اللہ تعالی ہم تجھ سے نبی امی کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے کر مدد فرما۔

شیخ سعدی علیہ الرحمہ بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

خدایا بحق بنی فاطمہ
کہ برقول ایمان کنم خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست دامان آل رسول

قارئین کرام! قرآن وحدیث کی روشنی میں اور بزرگان دین کے اقوال سے معلوم ہوا کی وہابیہ اور دیابنہ کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور جس کا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہو وہ مومن رہ ہی نہیں جاتا لہذا وہ گمراہ ہیں ان سے دور رہنا ضروری ہے۔

ع خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

# تیرہواں عقیدہ

## نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں

دیوبندیوں، وہابیوں کے امام رشید احمد گنگوہی کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ صفحہ نمبر 91 مطبوعہ کانپور میں لکھا ہے کہ

" شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

قارئین کرام! یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر وہابیوں کا بہتان ہے حالاں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے مدارج النبوۃ میں تحریر فرمایا ہے:

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد وروایتے بداں صحیح نشدہ" یعنی یہ روایت صحیح نہیں ہے

﴿مدارج النبوہ: فارسی، ص، 9، ج، 1﴾

جو دیوبندی نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر الزام تراشی کرنے سے باز نہیں آئے ان سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگانا کوئی بعید اور عجیب نہیں باقی رہا دیوار کے پیچھے کا علم ہونا سرور انبیا علیہ السلام کے اس فرمان سے اظہر من الشّمس ہے۔

"علمت ما فی السماوات وما فی الارض " ﴿مشکوٰۃ ر ترمذ شریف﴾

زمین وآسمان میں جو کچھ بھی ہے میرے علم میں ہے۔

اے لوگو! دیوار اور اس کا عقب زمین و آسمان میں داخل ہے یا نہیں اگر داخل ہے تو دیوبندیوں کا مذکورہ عقیدہ فرمان رسول ﷺ کے خلاف ہوا کہ نہیں؟

صحاح ستہ میں یہ روایت موجود ہے:

**"عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال مر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بقبرین فقال انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان لا یستتر من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمة"**

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔

﴿مشکوٰۃ، ترمذی، نسائی، وغیرہ﴾

ناظرین کرام! آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ دیوار کی موٹائی زیادہ ہے یا قبر کی گہرائی اگر نبی غیب داں بعطاے خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے قبر کے اندر کی بات پوشیدہ نہیں تو دیوار کے پیچھے کی چیز کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے۔

ع تو دانائے ماکان و ما یکون ہے — مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

فریب و دجل کے پیکر وہابی اور دیوبندی — نبی کے علم کے دشمن وہابی اور دیوبندی

ناظرین کرام! یہ روایت بخاری اور مسلم میں بھی ہے، یہ وہابیہ بھی بخاری پڑھتے ہیں لیکن چوں کہ ان کا دل عشق رسول سے خالی ہے اسی لیے یہ پڑھتے تو ہیں بخاری لیکن نبی کی عظمت کو سمجھنے سے ان کی عقل قاصر ہے نبی کی عظمت کا پتہ اسی کو چلتا ہے جو عشق رسول میں ڈوب کر بخاری پڑھے اور پڑھائے لیکن جو بغیر عشق رسول کے بخاری پڑھتے اور پڑھاتے ہیں ان کو نبی کی عظمت نظر نہیں آسکتی۔

بے عشق محمد جو پڑھاتے ہیں بخاری آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری

# چودھواں عقیدہ

## بڑے بھائی کے برابر

دیوبندی اور غیر مقلدین کا سردار اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ:

**عقیدہ:** انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے تو اس کی بڑے بھائی سی تعظیم کیجیے۔ ﴿تقویت الایمان: صفحہ، 50﴾

اس عبارت سے مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے وہابی چیلوں کو یہ سبق دیا ہے کہ انبیاے کرام بھی تمہارے بھائی ہیں فرق یہ ہے کہ وہ بڑے بزرگ ہیں اس پر انہوں نے ایک کلیہ بیان کیا ہے جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے تو اس کی بڑے بھائی سی تعظیم کیجیے یعنی انبیا جن میں سرور دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی شمار ہیں ان کی بھی تعظیم بڑے بھائی سی کیجیے۔

لیکن یہ عقیدہ بھی قرآن وحدیث کے خلاف ہے **لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا** اس آیۂ شریفہ کا شان نزول ہی صرف دیوبندی غیر مقلد وہابیوں کو ہوش کی دوا پینے کا حکم دیتا ہے مزید امام الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

**لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین**

تم میں سے کوئی بھی ایمان والا نہیں ہوگا جب تک کہ اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔ ﴿صحیح بخاری: ص، 6، ج، 1﴾

اس سے بھی ایسا عقیدہ رکھنے والوں (کہ حضور کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے) کا کفر واضح ہوتا ہے کیوں کہ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ بڑے بھائی سے باپ کی تعظیم زیادہ کی جاتی ہے مگر نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے والدین سے بھی زیادہ

مجھ سے محبت نہ رکھے گا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا لیکن وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی قتیل اپنی ذریت کو درس دے رہے ہیں کہ بڑے بھائی جیسی تعظیم کیجیے۔

ادب گاہیست زیرآسماں ازعرش نازک تر نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

## پندرہواں عقیدہ

## رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل نے تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 48 پر لکھا ہے کہ:

**عقیدہ**: سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

ناظرین کرام! امام الوہابیہ والدیابنہ قتیل کس دریدہ ذہنی سے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظمت ورفعت میں گستاخی کر کے کفر کا مرتکب ہوا اس احمق کو قرآن کی یہ آیت نظر نہ آئی۔

"أَغْناهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ" ﴿پ،10،ع،15﴾

اللہ اوراس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا

ان وہابیہ نے اس رسول ہاشمی کی شان میں گستاخی کی ہے جس رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قبلہ بنادیا اور فرمایا۔

"قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ"

ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ضرور ہم تمہیں پھیردیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر لو مسجد حرام کی طرف۔ ﴿پ:2،ع،1﴾

قرآن مجید میں اللہ جل مجدہ فرماتا ہے:

**يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ**

جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے ﴿پ6،ع،7﴾

اس آیت میں اللہ نے اپنی شان بے نیازی ظاہر فرمائی ہے مگر دوسرے مقام پر شان محبوب بیان کرتے ہوئے اپنے محبوب کے چاہنے سے دوزخی کو جنت مل سکتی ہے کا اظہار اس طرح فرمایا ہے:

**''وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُ وْ كَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰه وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا"**

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی سفارش فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ ﴿پ:5،ع،6﴾

ناظرین کرام! شان بے نیازی تو جس کی چاہے مغفرت کردے جس کو چاہے عذاب دے دے مگر جس کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی چاہت اور سفارش ہو اس کے متعلق فرمایا مسلمانو ضرور اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاؤ گے۔

ع: اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

دیوبندیوں اور وہابیوں کا مجدد اس حبیب کردگار کے متعلق یہ بکواس کر رہا ہے جس نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا حدیث شریف میں ہے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

**"ان ابراهیم حرم مكة فجعلها حراما وانی حرمت المدينه حرام ما بين ما زميها"**

بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم کر کے حرام بنا دیا اور بے شک میں نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ بھی ہے اسے حرم بنا کر حرام کر دیا۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح: ص، 239﴾

ناظرین کرام! کثیر احادیث نبویہ میں صراحتا وارد ہے کہ حضور اکرم نے شرع مطہر کے حکم عام سے کچھ صحابہ کرام کو اپنے چاہنے سے مستثنیٰ فرما دیا۔

چند حدیثوں کا مفہوم پیش کرتا ہوں

(1) تمام مرد وزن کے لیے شریعت کا یہ حکم ہے کہ نوحہ کرنا ناجائز و گناہ ہے مگر کچھ عورتوں مثلا حضرت ام عطیہ اور خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالی عنہما کے لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جائز فرما دیا۔

﴿صحیح مسلم: باب نہی النساء عن النیاحۃ، ج، 1، ص، 304﴾

(2) عورت اگر حاملہ نہ ہو اور اس کا شوہر انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور یہ حکم تمام عورتوں کے لیے ہے مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا کی عدت وفات اور سوگ فقط تین دن متعین فرمایا۔ ﴿الطبقات الکبری لابن سعد: ج، 8، ص، 220﴾

(3) مذہب اسلام کے جن احکام میں دو مردوں کی گواہی ضروری ہے وہاں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تنہا حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو کافی قرار دیا۔ ﴿سنن ابی داؤد: ج، 2، ص، 508 / سنن نسائی: ج، 2، ص، 199﴾

اے دین کے دشمنو، وہابیو! ، دیوبندیوں، قیامت کے روز بھی نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے چاہنے سے ہی نجات اور بخشش ہے اور اپنی امت کی مغفرت کے لیے بارگاہ الوہیت میں محبوب رب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سجدہ فرمائیں گے تو اللہ کریم ان سے فرمائے گا۔

"سل تعطه اشفع تشفع" ﴿بخاری شریف﴾

جو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی

ناظرین کرام! قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ وہابیوں کے عقائد قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اوران کے عقائد میں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی پائی جاتی ہے اور ایسے عقائد ان لوگوں کے ہی ہوتے ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ اوراس کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہوں۔

لیکن عاشق مصطفیٰ حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمہ قرآن وحدیث کے موافق اپنا عقیدہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

## سولہواں عقیدہ

## انبیا اور اولیا ذرۂ ناچیز سے کمتر ہیں

سب انبیا اور اولیا اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

﴿تقویۃ الایمان: ص، ۴۶﴾

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے اس عبارت میں جملہ انبیاے کرام اور اولیاے کرام کی توہین کا ارتکاب کیا ہے نیز قرآن وحدیث کی صریح مخالفت کر کے قرآن و حدیث کا انکار کیا ہے قرآن میں تو اللہ تعالی اپنے انبیا کی شان بیان فرمارہا ہے:

" تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ" یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے پر افضل

کیاان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایااورکوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

﴿س:بقرہ،پ،3،ع،1﴾

اللہ کی بارگاہ میں مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ عظمت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں ہدایت فرماتا ہے۔

"یٓا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَقُوۡلُوۡا انۡظُرۡنَا وَاسۡمَعُوۡا وَلِلۡکَافِرِیۡنَ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ" ﴿س:بقرہ،پ،1،ع،12﴾

اے ایمان والو! راعنا نہ کہواور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنواور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالی جل جلالہ کا فرمان ہے

" وَلِلَّهِ الۡعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلۡمُؤۡمِنِينَ" ﴿پ ۲۸،ع،۱۳﴾

اورعزت تواللہ اوراس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک، چہرۂ مبارک، بال مبارک، زمانہ مبارک کی قسمیں اٹھائی ہیں، قسم کسی کمتر اور ذلیل چیز کی نہیں اٹھائی جاتی اگر ہم قسم کسی ذلیل کمتر اور حقیر چیز کی نہیں اٹھاتے تو رب العالمین نے جس شخصیت کے چہرۂ مبارک، بال مبارک، زمانہ مبارک کی قسمیں اٹھائیں ان کوذلیل اور ذرّہ ٔ ناچیز سے کمتر کہنا صاف کفر ہے۔

جب قرآن کریم میں اللہ نے عام مسلمانوں کو بھی اپنی بارگاہ میں مقرب اورمعزز ہونے کاراز یہ بتایاہے۔

" إِنَّ أَكۡرَمَكُمۡ عِندَ اللَّهِ أَتۡقَاكُمۡ"

بے شک اللہ تعالیٰ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جوتم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ ﴿پ:26،ع،14﴾

خداوند کریم نے واضح الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ پرہیزگار میری بارگاہ میں عزت والے ہیں اور اپنے محبوب کے متعلق اللہ کریم نے ان کے متقی ہونے کی گواہی قرآن پاک میں اس طرح دی ہے۔

"وَالَّذِی جَاءَ بِالصِّدُقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِکَ هُمُ الْمُتَّقُونَ"

اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی متقی ہیں۔

﴿پ:24،ع،1﴾

اس کے علاوہ کتب احادیث میں بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "الا انا حبیب الله" سنو میں اللہ کا حبیب ہوں ﴿مشکوۃ شریف:ص،513﴾

قارئین کرام! عام آدمی اپنے حبیب کو ذلیل اور پھر چمار سے بھی ذلیل تصور نہیں کرتا چہ جائے کہ اللہ تعالی کے حبیب کو اور سید المرسلین ﷺ کو معاذ اللہ اگر چمار سے بھی ذلیل کوئی سمجھے تو اس کے کفر میں کس کو شک و شبہ ہوسکتا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں کفریہ عقائد کی ترویج و تشہیر کے لیے ہی کمر باندھی ہے۔

علامہ حسن رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری　　　کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

ناظرین کرام! انسان کمتر درجے کی چیز کو محبوب نہیں بناتا اس کے نزدیک محبوب کا مقام بہت اونچا ہوتا ہے، تو اللہ کا محبوب اللہ تعالی کے نزدیک ذرۂ ناچیز سے کمتر کیسے ہوسکتا ہے (العیاذ باللہ)

ع: ارے تجھ کو کھائے تپ سقر　　　تیرے دل میں کس سے بخار ہے

# سترہواں عقیدہ

## جیسا علم غیب حضور کو ہے ویسا ہر پاگل اور جانور کو ہے

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ:

**عقیدہ:** آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و بکر و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات کے لیے بھی حاصل ہے۔ ﴿حفظ الایمان: ص،۱۵﴾

ناظرین کرام! تھانوی صاحب کی اس کفری عبارت کا صریح معنی یہی ہے کہ جو بعض علوم غیبیہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ ہر ایک جانور کو بھی حاصل ہے (معاذ اللہ رب العالمین لعنۃ اللہ علی المرتدین)

دیکھو مسلمانو! اشرف علی تھانوی جو کہ دیابنہ کے حکیم الامت ہیں انہوں نے کس قدر حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے کہ حضور کے علم کو بچوں پاگلوں بلکہ جانوروں سے تشبیہ دے دی جب کہ خدائے وحدہ لا شریک اپنے محبوب کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ"

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں ﴿پ:30،ع،6﴾

دوسرے مقام پہ اللہ رب العزت اپنے محبوب کی شان کا یوں اظہار کرتا ہے:

"وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ"

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے۔ ﴿پ5:ع،14﴾

ایک مقام پہ اور اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

**" عَالِمُ الْغَیْبِ فَلا یُظْهِرُ عَلَی غَیْبِهِ أَحَدًا إِلا مَنِ ارْتَضَی مِنْ رَسُولٍ "**

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ﴿پ:29،ع،12﴾

علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

تو انہیں (رسولوں کو) غیب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیا کو بھی اگرچہ غیب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیا کا علم باعتبار کشف وانحلا اولیا کے علم سے بہت بلند و بالا وارفع واعلی ہے اور اولیا کے علوم انبیا ہی کی وساطت اور انہی کے فیضلے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیا کے لیے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرتضی رسولوں میں سب سے اعلی ہیں اللہ نے آپ کو تمام اشیا کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضی رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ ﴿خزائن العرفان﴾

احادیث طیبہ سے بھی ثابت ہے کہ حضور کو علم غیب تھا اب ان حدیثوں کو سماعت کریں:

**(1) "عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالى عنه قال قام فينا النبی صلی الله تعالى عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حتی حفظ ذلک من حفظ ونسيه من نسيه"**

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما ہوکر ابتداے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کا حال بیان فرمایا جس نے یادرکھا یادرکھا اور جو بھول گیا بھول گیا۔ ﴿صحیح البخاری:ج،1،ص،453﴾

(2) " عن عبد الرحمن بن عایش رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رایت ربی عز وجل فی احسن صورة فوضع کفه بین کتفیّ فوجدت بردها بین ثدی فعلمت ما فی السماوات والارض"

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا میں نے اپنے رب کو بہترین انداز میں دیکھا، رب تعالیٰ نے اپنے دست قدرت میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی اور تمام آسمان وزمین کی چیزوں کو میں نے جان لیا۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح:ص،70﴾

(3 )"عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه قال ندب رسول الله صلی الله تعالی علیه سلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا مصر ع فلان ویضع یده علی الارض ههنا وههنا قال فما مات ای مازال وما تجاوز احدهم عن موضع ید رسول الله"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ندا دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس

رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی حضرت انس فرماتے ہیں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلا تجاوز نہ کی۔

﴿صحیح مسلم : ج ۲، ص ۱۰۲، سنن نسائی، ج ۱، ص ۲۲۷﴾

ناظرین کرام! قرآن کریم اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم غیب سے نوازا ہے۔

لہذا وہابیہ، دیابنہ کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور بارگاہ نبوت میں بہت بڑی توہین اور گستاخی کی جسارت ہے۔

علامہ حسن رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علم شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

اوراعلیٰ حضرت حضور کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی سے بھی اللہ کریم نے یہ شعر لکھوا کر مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت واضح کردی اور وہابیت کا قلع قمع کر دیا ہے وہ شعر یہ ہے:

بندگان خاص علام الغیوب در جہان جان جواسیس القلوب

## اٹھارہواں عقیدہ

## انبیا اور اولیا عاجز و بے اختیار ہیں

**عقیدہ :** انبیا اور اولیا کو اس بات میں کچھ بڑائی نہیں کی اللہ نے ان کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دیویں یا

مشکل کھول دیں یا مرادیں پوری کر دیویں یا فتح وشکست دیویں یا غنی وفقیر کر دیں یا کسی کو بادشاہ کر دیویں یا کسی کو امیر و وزیر یا کسی سے بادشاہت یا امارت چھین لیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں یا کسی کا ایمان چھین لیویں یا کسی بیمار کو تندرست کر دیویں یا کسی سے تندرستی چھین لیویں کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار۔ ﴿تقویۃ الایمان: صفحہ نمبر، 20﴾

اسماعیل دہلوی قتیل کی اس عبارت میں بھی کئی چیزیں قرآن اور حدیث کے صریحا خلاف ہیں، بالاختصار ایک دو باتوں کا ذکر کرتا ہوں قرآن پاک میں آتا ہے:

"أَغْناهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ "

اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ ﴿پ:۱۰، ع،۱۶﴾

حضرت سیدنا عیسٰی علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کا معجزہ "وَ اُبْرِءُ الْاَ کْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰه"

اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ ﴿پ3، ع،13﴾

انبیا اور اولیا کی توہین میں اسماعیل دہلوی اتنے سرگرم ہیں کہ انہوں نے بعطائے الٰہی باذن الٰہی کا بھی انکار مندرجہ بالا عبارت میں کر دیا۔

قوم بنی اسرائیل پر قحط بارش کا ہوا تو قوم مشکل کشائی کے لیے حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آئی اور حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تو خدا نے موسی علیہ السلام کے ہاتھوں ان کی مشکل کشائی کرائی کہ قحط دور ہوا اور پتھر سے بارہ چشمے جاری ہو گئے جیسا کہ قرآن پاک میں موجود ہے۔

"وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا"

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے۔ ﴿پ1،ع،7﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ملکۂ بلقیس کا تخت اپنی خدمت میں پیش کرنے کے لیے اپنے درباریوں سے کہا تو ایک ولی اللہ نے عرض کیا۔

"قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ"

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔ ﴿پ:19،ع،18﴾

اس آیت کے تحت مفسر قرآن علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لاؤ حاضر کرو آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔

"وَ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰہُ سَیُؤۡتِیۡنَا اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ رَسُوۡلُہٗ"

اور کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول

﴿پ10،ع،14﴾

" وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ"

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا

﴿پ10،رکوع،13﴾

کتب احادیث شریفہ میں آتا ہے:

**(۱)"عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یا عائشةلو شئت لسارت معی جبال الذهب"**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہوں تو ہمارے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔ ﴿مشکوۃ المصابیح:ص،521﴾

(۲) حضرت ربیعہ ابن ابی کعب رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ آقا کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے وضو اور قضاے حاجت کے لیے پانی لایا کرتے تھے ایک دن حضور نے فرمایا"سلنی" مجھ سے مانگو تو حضرت ربیعہ نے عرض کیا رضی اللہ تعالی عنہ " اسالك مرافقتك فی الجنة " اے اللہ کے رسول میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا"او غیر ذلك"اس کے علاوہ اور بھی کچھ مانگ لو۔ ﴿مشکوۃ المصابیح:ص،84﴾

امام عشق ومحبت حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی نظر جب اس حدیث پر پڑی تو پکار اٹھے:

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

ناظرین کرام! ابو الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی کے عقیدہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس عقیدہ میں بھی بین طور پر اللہ اور رسول کے ارشادات کی مخالفت پائی جا رہی ہے نیز عظمت مصطفیٰ کا انکار پایا جا رہا ہے اختیارات مصطفیٰ کا انکار پایا جا رہا ہے جو کسی ادنی درجہ کے مسلمان کے لیے بھی ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

# انیسواں عقیدہ

## نبی پاک کی تعریف بشر جیسی بلکہ اس سے بھی اختصار کرو

عقیدہ: کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سوان میں بھی اختصار کرو۔ ﴿تقویۃ الایمان: صفحہ نمبر، 52﴾

سرور کائنات علیہ افضل الصلاۃ و التسلیمات اور دیگر انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سبھی بزرگ کے لفظ میں آجاتے ہیں اب خود اندازہ کریں کہ اسماعیل دہلوی کہہ رہا ہے کہ جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو جب کہ صحابہ فرماتے ہیں "**لم ار قبله و لا بعده مثله**" آپ جیسا نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔ سب بشر سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح سب بشر سو جائیں تو ان کی آنکھیں اور دل سو جاتا ہے مگر نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انبیاے کرام علیہم السلام کے متعلق ارشاد فرمایا۔ "**تنام اعينهم و لا تنام قلوبهم**" ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل ان کا بیدار رہتا ہے۔ ﴿صحیح بخاری شریف: ج، دیث نمبر، ۳۵۷۰﴾

عورت کا خاوند مر جاے تو بعد از عدت وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے مگر نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتیں ہر بشر کی بیوی ہر مسلمان کی ماں نہیں ہے مگر نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔

امام الوہابیہ لکھتا ہے کہ بشر کی سی تعریف کرو نیز یہ بھی حکم دیتا ہے کہ اس سے بھی اختصار کرو جب کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

"**وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ**" ﴿سورہ: نشرح﴾

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتی کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اس کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کر لے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اللہ تعالی کی عبادت کرے اور ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی: اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت سے متعلق فرماتے ہیں: یعنی ارشاد ہوتا ہے اے محبوب ہمارے! ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہوگی تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا، آسمانوں کے طبقے اور زمینوں کے پردے تمہارے نامِ نامی سے گونجیں گے، موذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے مَنابر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے۔ اشجار واَحجار، آہُو وسوسمار (یعنی ہرن اور گوہ) ودیگر جاندار واطفالِ شیر خوار ومعبودانِ کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بہ زبان فصیح وبیان صحیح تمہارا منشورِ رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اَکنافِ عالَم میں **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ**

رَّسُوْلُ اللہ کا غلغلہ ہوگا، جز (سوائے) اشقیائے ازل ہر ذرہ کلمہ شہادت پڑھتا ہوگا، مسبحانِ ملاء اعلیٰ کو ادھر اپنی تسبیح وتقدیس میں مصروف کروں گا اُدھر تمہارے محمود، درودِ مسعود کا حکم دوں گا۔عرش وکرسی ہفت اوراقِ سدرہ، قصورِ جناں، جہاں پر اللہ لکھوں گا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اوراولُوا الْعزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح وستائش اور جمالِ صورت وکمالِ سیرت ایسی تشریح وتوضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالَم اگر تمہارا دشمن ہوکر تمہاری تنقیصِ شان اور محوِ فضائل میں مشغول ہوتو میں قادرِ مُطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا۔آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہلِ ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے بے ساختہ پکار اٹھے۔لاکھوں بے دینوں نے ان کے محوِ فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی خوبی روز بروز مترقی رہی۔ ﴿فتاویٰ رضویہ، ج،30، ص،718\719﴾

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَک کا ہے سایہ تجھ پر     بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے     جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

" وَ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی "

اور بے شک پچھلی گھڑی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔ ﴿پ:30، ع18﴾

ناظرین کرام! ان دلائل اور اسماعیل دہلوی کے عقیدہ کو بنظر انصاف دیکھا جائے تو امام الوہابیہ قرآن وحدیث کی نافرمانی کرنے کی تعلیم دے رہا ہے۔

## بیسواں عقیدہ

### حضور مرکر مٹی میں مل گئے

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنی دھرم پستک یعنی تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۰ پر ایک حدیث نقل کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا نہ مجھے سجدہ کرو نہ میری قبر کو سجدہ کرنا۔

اس کے بعد ملا اسماعیل دہلوی نے فساد کی ف لکھ کر اپنی طرف سے یہ بڑھایا ''یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں ''(معاذ اللہ رب العالمین)

دیکھو مسلمانو اس فسادی ملا نے محبوب دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں کیسی بیہودہ بات بکی اور پھر اس بیہودگی کی نسبت حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف کر دی۔

ہم دنیا بھر کے وہابیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ خاتم الانبیا شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ایک حدیث شریف ایسی پیش کریں جس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں جب ایسا کسی حدیث میں نہیں تو پھر امام الوہابیہ کا ٹھکانہ جہنم ہے کیوں کہ نبی پاک کا فرمان ہے :

"من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار"

جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

قرآن کریم میں خدائے وحدہ لاشریک تو شہدا کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

**"وَلا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ"**

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ ﴿پ:2،ع،3﴾

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**" وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَائُوکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ"**

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں۔

اس آیت کی تفسیر میں امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے کے تین دن بعد ایک دیہاتی آیا اور قبر پر گر کر سر پر مٹی ڈال کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ہم نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بات سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں کہ آپ میرے لیے استغفار کریں تو قبر مبارک سے آواز آئی کہ تیری بخشش کر دی گئی حضرت علی فرماتے ہیں کہ روضۂ منورہ سے آنے والی آواز وہاں پر موجود سب لوگوں نے سنی۔ ﴿الجامع لاحکام القران: ج،5،ص،255۔مدارک،ج،1،ص،265﴾

رسول مختار سرکار ابد قرار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان بھی حیات انبیا کے بارے میں ملاحظہ فرمالیجیے:

**(1) "عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق ادم وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علی من الصلاة فیه فان صلاتکم معروضة علی فقال رجل یا رسول الله کیف تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت یعنی بلیت قال ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء "

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم کو پیدا کیا گیا اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن قیامت آئے گی تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجو تمہارا درود میری خدمت میں پیش کیا جاتا ہے ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا درود آپ کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے تو نبی کریم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی نے زمین پر یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ انبیا کے جسموں کو کھائے۔

﴿ابن ماجہ: ص، ۱۱۹﴾

(2) "عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثروا الصلاة علی یوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائکة وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الموت قال بعد الموت ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاءفنبی الله حی یرزق"

حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ یہ فرشتوں کی حاضری کا دن ہے بے شک جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے راوی کہتے ہیں میں نے دریافت کیا کیا مرنے

کے بعد بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد بھی بے شک اللہ تعالی نے زمین پر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیا کے اجسام کو کھائے اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ ﴿ایضا﴾

**(3)" عن انس بن مالک قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون"**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیا اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں۔

﴿مسند ابی یعلیٰ﴾

(4) امام بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں بیان کیا ہے کہ انبیا علیہم السلام کی روحیں وفات کے بعد پھر ان کے اجسام میں واپس کر دی گئیں چناں چہ وہ اپنے رب کے پاس شہیدوں کی طرح زندہ ہیں امام قرطبی نے تذکرہ میں حدیث صعقہ کے متعلق اپنے شیخ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ موت عدم محض کو نہیں کہتے بلکہ وہ خاص ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ شہید لوگ اپنے قتل و موت کے بعد زندہ رہتے ہیں روزی دیے جاتے ہیں ہشاش بشاش رہتے ہیں اور یہ صفت دنیا میں زندوں کی ہے اور جب یہ حال شہدا کا ہے تو انبیا علیہم السلام بدرجہ اولی اس کے مستحق ہیں یہ بات بھی پائے صحت کو پہنچ چکی ہے کہ زمین انبیاے کرام علیہم السلام کے اجسام کو نہیں کھاتی نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں انبیا علیہم السلام سے بیت المقدس اور آسمانوں پر ملاقات ہوئی اور حضرت موسی علیہ السلام کو دیکھا کہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا میں اس کو اس کے سلام کا جواب دوں گا اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں ان سب

کے مجموعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انبیا کے وصال کا مآل صرف یہ ہے کہ وہ ہم سے اس طرح غائب ہیں کہ ان کو نہیں پا سکتے گو زندہ وموجود ہیں اور ان کا حال فرشتوں جیسا ہے کہ وہ زندہ موجود ہیں ہم میں سے کوئی ان کو نہیں دیکھتا بجز ان اولیاے کرام علیہم الرضوان کے جن کو اللہ تعالی نے اپنی کرامات کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ ﴿انباء الاذکیا فی حیات الانبیاء﴾

ناظرین کرام! قرآن وحدیث کی رو سے وہابیہ اور دیابنہ کے امام کا یہ عقیدہ محل غور ہے لہذا اس عقیدہ پر مرنے والا اور ایسے عقیدے والے کو شہید حق بزرگ ولی مجدد وغیرہ سمجھنے والا بھی یقیناً گمراہ وبددین ہے

خاک منہ میں تیرے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

## اکیسواں عقیدہ

### یارسول اللہ کہنے والا کافر ہے اور اس کا خون مباح

وہابیوں دیوبندیوں کی مستند کتاب تحفہ وہابیہ میں لکھا ہے کہ:

**عقیدہ:** اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اس کا خون مباح ہوگا ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔ ﴿تحفۂ وہابیہ:ص،68﴾

قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ندا فرمائی کہیں **یاایُّھَا النَّبِیُّ** کہیں **یاایُّھَاالرَّسُوْلُ** کہیں **یاایُّھَا الْمُدَّثِّرُ** کہیں **یاایُّھَا الْمُزَّمِّلُ** وغیرہ ان تمام آیات میں حرف ندا یا کے ساتھ حضور کو خطاب فرمایا ہے تو ان وہابیہ کے قول کے مطابق معاذ اللہ اللہ رب العزت

بھی مشرک ہوا اور صاحب تحفۂ وہابیہ کے نزدیک تو معاذ اللہ رب العالمین اللہ تعالیٰ بھی کافر ہو گیا۔

اب ہم حدیثوں کی طرف رخ کرتے ہیں:

امام المحدثین امام بخاری شرح مسلم امام نووی ابن سنی قاضی عیاض ابن جریر اور دیگر محدثین علیہم الرحمہ نے اپنی کتب میں روایت نقل فرمائی ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے۔

**" خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد"**

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ آپ اس شخصیت کو یاد کریں جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو تو انہوں نے یا محمد کہا۔ ﴿الادب المفرد ص:142، مطبوعہ مصر﴾

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجتہد اور نامور مصنف نواب صدیق حسن خان بھوپالوی نے بھی ایک روایت نقل کی ہے کہ " علامہ شہاب الدین شرجی کہتے ہیں کہ ایک بار ابن عباس کا پاؤں سن ہو گیا تھا کہا یا محمد فی الفور کھل گیا

﴿کتاب الداء والدواء: ص، 36﴾

امام الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف حصن حصین میں درج فرمایا ہے کہ:

**"اذا اراد عونا فلیقل یا عباد الله اعینونی یا عباد الله اعینونی یا عباد الله اعینونی"**

جب مدد طلب کرنے کا ارادہ ہو تو کہہ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ ﴿حصن حصین: ص، 163﴾

اب میں ایسی روایت پیش کرنے جارہا ہوں جس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے چار باریارسول اللہ کہا ہے اوراس حدیث کوامام بخاری نے اپنی کتاب بخاری شریف میں درج کیا ہے:

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سواری کے پالان پر بیٹھے ہوئے تھےاور حضرت معاذ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے معاذ بن جبل انہوں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یارسول اللہ آپ کی اطاعت کے لیے موجود ہوں آپ نے دوبارہ کہا اے معاذ انہوں نے کہا میں حاضر ہوں یارسول اللہ اور آپ کی اطاعت کے لیے موجود ہوں یہ تین بار مکالمہ ہوا آپ نے فرمایا جوشخص بھی صدق دل سے یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہےاور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا حضرت معاذ نے کہا یارسول اللہ کیا میں لوگوں کواس کی خبر نہ دے دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں آپ نے فرمایا پھر وہ اسی پر تکیہ کرلیں گےاور حضرت معاذ نے اپنی موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لیے اس کی خبر دے دی۔

﴿بخاری شریف: ج،1،ص،24﴾

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ خود اللہ تعالی نے اپنے محبوب کو یاایھا الرسول کہا ہےاور صحابہ کرام اوراولیاے امت کا بعداز انتقال اور صحابہ کا انتقال سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا یا محمد یا رسول کہہ کر ندا کرنا اور ان سے مدد طلب کرنے کا ثبوت ملاحظہ فرمالیا اب وہابی اکابر کے فتاوی کی روشنی میں صحابہ کرام اوراولیاے امت بھی کفروشرک کے مرتکب نظر آتے ہیں معاذ اللہ رب العالمین حالاں کہ صحابہ اوراولیاے امت نے وہی قول کیا ہے جوقرآن نے تعلیم دی ہے لیکن یہ وہابیہ قرآن و حدیث اور اولیاے امت کے خلاف عقیدہ

رکھتے ہیں یا رسول اللہ کہنے والے کو مشرک اور کافر بتاتے ہیں نعوذ باللہ ایسا قول وہی کر سکتا ہے جس کو اللہ اور رسول سے بغض وعناد ہو لہذا اللہ اور رسول سے ان کا بغض وعناد ان کے عقائد باطلہ سے واضح ہے۔ لیکن جب عاشق رسول علامہ جامی علیہ الرحمہ اپنی زبان کھولتے ہیں تو عرض کرتے ہیں:

تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یارسول اللہ
دلم پژ مردہ آوارہ زعصیاں یارسول اللہ

اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ قلم اٹھاتے ہیں تو حضور کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

بکار خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ        پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ

اور دوسرے مقام پہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل        یارسول اللہ کی کثرت کیجیے

## بائیسواں عقیدہ

## کھیت اور باغ کے حصے سے نذر و نیاز دینا شرک ہے

امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنا عقیدہ لکھا ہے کہ

**عقیدہ:** کھیت اور باغ (انبیا و اولیا) کا حصہ لگائے جو کھیتی باڑی میں لے آوے پہلے ان کی نیاز کریں ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

﴿تقویۃ الایمان: صفحہ، 10﴾

یہ ہے وہابیہ دیابنہ کا غلیظ عقیدہ لیکن کتب احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا طریقہ درج ہے چناں چہ امام مسلم اور امام ابن ماجہ علیہما الرحمہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے۔

"کان الناس اذا راوا اول الثمر جاء وا به الی النبی صلی اللہ

تعالی علیه وسلم فاذا اخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا ثم یدعو اصغر ولید له فیعطیه ذلک الثمر"

لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اس کو نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کا نذرانہ قبول فرماتے تو دعا فرماتے اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما ہمارے صاع میں برکت فرما ہمارے مد میں برکت فرما پھر چھوٹے بچوں کو بلاتے تو وہ پھلوں کا نذرانہ ان میں تقسیم فرما دیتے۔ ﴿صحیح مسلم: ج،1،ص،442،ابن ماجہ:ص،247﴾

ناظرین کرام! دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد دہلوی قتیل کی حدیث دانی اور تبلیغ اسلام کا اندازہ آپ نے لگایا کہ کس طرح اس نے مسلمانوں کو شرک کے فتووں کی بوچھار سے مشرک بنانے پر کمر باندھی ہوئی ہے اس نادان کو حدیث کا اتنا بھی علم نہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ رسالت پناہ میں پہلا پھل پیش کیا کرتے تھے پھر امام الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس پر دعا فرما کر تقسیم کر دیتے تھے امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کبار علیہم الرضوان بھی تو مشرک ہوئے لہذا ان کا عقیدہ صحابہ کرام کے عقیدہ کے بالکل خلاف ہے۔

ع: اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

## تیئسواں عقیدہ

## میلاد شریف ہنود کے سانگ کنہیا کی مثل ہے

دیوبندی اور وہابیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے میلاد شریف کو ہنود کے سانگ کنہیا کی مثل ان الفاظ میں قرار دیا:

**عقیدہ:** پس یہ ہر روز اعادۂ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ ﴿براہین قاطعہ :صفحہ،148،مطبوعہ،دیوبند﴾

ناظرین کرام !کس قدر بے باکی سے خلیل احمد انبیٹھوی نے حضور کی ولادت کو ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت سے تشبیہ دے دی جب کہ خود اللہ رب العزت اپنے محبوب کی ولادت کا تذکرہ کرر ہا ہے اور فرماتا ہے:

" قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ "

بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب ﴿پ:6،ع،7﴾

" لَقَدْ جَائَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُم بِالْمُؤْمِنِینَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" ﴿س:توبہ،آیت،۱۲۸﴾

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

حضرات اللہ تعالی نے خود ان آیتوں میں اپنے محبوب کی ولادت کا تذکرہ کیا ہے اسی طرح بہت سی آیتیں حضور کی ولادت پر شاہد ہیں۔

اب حدیث کی طرف رخ کرتے ہیں تو ہم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ملتا ہے

"من انفق درهما على قراء ة مولد النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان رفيقى فى الجنة"

جس نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا ﴿النعمة الكبرىٰ : ص 7 مطبوعہ ترکی﴾

ناظرین کرام! وہابیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور دیگر دیابنہ اور وہابیہ کا عقیدہ قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے کیوں کہ قرآن حضور کی

ولادت کو بیان کرر ہا ہے اور محفل میلاد منعقد کرنے والے کو جنت میں ساتھ رہنے کی بشارت حدیث میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ دے رہے ہیں اور محفل میلاد میں حضور کی ولادت ہی کو تو بیان کیا جاتا ہے جسے خلیل احمد انبیٹھوی نے مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت سے تشبیہ دے کر کافر و مرتد ہو گیا ہے کیونکہ اس نے قرآن و حدیث کی مخالفت کر دی اور قرآن و حدیث کی مخالفت کرنے والا سب کچھ تو ہوسکتا ہے مگر مومن مسلمان نہیں ہوسکتا۔

برادر اعلی حضرت علامہ حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے کیا خوب فرمایا اس مردود کو جھنجھوڑتے ہوئے:

ارے اندھے ارے مردود یہ جرات تیری  بزم میلاد ہو کنہیا کے جنم سے بدتر

# چوبیسواں عقیدہ

## مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے

دیوبندیوں کے پیشوا اور امام مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے سوال کیا کہ انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں؟
گنگوہی صاحب اس کا جواب دیتے ہیں انعقاد مجلس ہر حال حرام ہے۔

﴿فتاوی ارشیدیہ: ص، 83، ج، 1، مطبوعہ دہلی﴾

گنگوہی صاحب سے ایک اور سوال مولود شریف اور عرس مبارک کے متعلق کیا گیا تھا وہ سوال اور جواب درجہ ذیل ہے۔

**سوال:** مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** عقد مجلس مولود اگر چہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی

اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں علی ھذا عرس کا جو جواب ہے بہت اشیا ہیں کہ اول مباح تھیں پھر کسی وقت میں منع ہو گئیں مجلس عرس و مولود بھی ایسا ہی ہے۔

خود اسی مردود نے فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ نمبر ۷۴ جلد ا پر سالگرہ منانا جائز لکھا ہے، لکھتا ہے سالگرہ بچوں کی اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ ﴿فتاویٰ رشیدیہ: ص، 74، ج، 1﴾

(نعوذ باللہ) ناظرین کرام! اکابر وہابیہ کا پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا یوم ولادت میلاد شریف منانے پر بغض و عناد ان کے فتووں سے اظہر من الشّمس ہے وہابی اپنے بچوں کی سالگرہ منائیں سالانہ کانفرنسیں اور سالانہ جلسے کریں تو کوئی بدعت اور حرام نہیں مگر امام الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا میلاد شریف منایا جائے تو ناجائز و بدعت کے فتووں کی بوچھار کر دیں۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے میلاد شریف اور آمد کا ذکر خیر خود رب العالمین نے قرآن مجید میں جا بجا فرمایا ہے۔

"لَقَدۡ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِينَ إِذۡ بَعَثَ فِيهِمۡ رَسُولًا مِّنۡ أَنفُسِهِمۡ"

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

﴿پ4، ع،8﴾

"وَمَا أَرۡسَلۡنَاكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِلۡعَالَمِينَ"

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے ﴿پ، 17ع، 7﴾

رب تعالیٰ ایک مقام پہ فرماتا ہے

" قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا" تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اوراسی کی رحمت پرخوب خوشیاں مناؤ ﴿پ:11،ع،11،یونس،58﴾

معلوم ہوا کہ فضل الٰہی پر خوشی منانا حکم الٰہی ہے اور حضور علیہ السلام رب کا فضل بھی ہیں اور رحمت بھی لہذا ان کی ولادت پر خوشی منانا اسی آیت پر عمل ہے اور چوں کہ یہاں خوشی مطلق ہے ہر جائز خوشی اس میں داخل لہذا محفل میلاد کرنا وہاں کی زیب وزینت سج دھج وغیرہ سب باعث ثواب ہے۔

ناظرین کرام! ان سب آیات طیبات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کا تذکرہ فرمایا ہے میلاد شریف میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کا ذکر خیر کیا جاتا ہے آپ کے معجزات اور صفات کا بیان ہوتا ہے۔

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اپنی کتاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم میں نقل فرمایا ہے۔

**"من عظم مولد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقد احیا الاسلام"**

جس نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کردیا۔ ﴿النعمة الکبریٰ، ص،7﴾

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

**"من حضر مولد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعظم قدرہ فقد فاز بالایمان"**

جو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی میلاد شریف میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم کی تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگیا۔ ﴿النعمة الکبری: ص،8﴾

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

**"لو كان لى مثل جبل احد ذهبا فانفقته على قراء ة مولد النبى صلى الله عليه وسلم"**

کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کر دوں۔

ناظرین کرام! اس پوری بحث سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے پیشوا رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ بالکل خلاف کتاب وسنت ہے۔

# گستاخ رسول کا حکم

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**" من سب الانبياء قتل ومن سب اصحابى جلد "**

کہ جو نبیوں کو گالی دے اسے قتل کر دیا جائے گا اور جو میرے صحابی کو گالی دے اسے کوڑا لگایا جائے گا۔ ﴿جامع صغیر: ج،2،ص،608﴾

**"كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر بسب نبى "**

مرتد ہو جانے والے ہر مسلمان کی توبہ مقبول ہے مگر کسی نبی کو گالی دے کر مرتد ہو جانے والے کافر کی توبہ مقبول نہیں۔ ﴿تنویر الابصار: ج3 ص، 317﴾

**"من سب الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم فانه مرتد وحكمه حكم المرتد ويفعل به ما يفعل بالمرتد "**

کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی وہ مرتد ہے اس کا حکم مرتد کا حکم ہے اس کے ساتھ مرتد کا سا سلوک کیا جائے۔ ﴿درمختار: ج،3،ص،319﴾

**"اذا سبه صلى الله عليه وسلم او واحدا من الانبياء صلوات الله تعالى عليهم اجمعين مسلم فلا توبة له اصلا واجمع العلماء ان شاتمه كافر ومن شك فى عذابه وكفره كفر"**

کہ جب کسی مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی کو گالی دی تو اس کی توبہ بالکل مقبول نہیں اور علماے کرام کا اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا کافر اور جو اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

﴿فتاویٰ رضویہ: ج،6،ص،40﴾

**"وايما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله عليه وسلم او كذبه او اعابه او تنقصه فقد كفر بالله تعالى وبانت زوجته"**

﴿فتاوی رضویہ: ج،6،ص،41﴾

کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو گالی دی یا تکذیب کی یا عیب لگایا یا ان کی تنقیص کی تو کافر ہو گیا اور اس کی بیوی نکاح سے باہر ہو گئی۔

ان عبارت فقہا سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا تنقیص کرنے والا کافر و مرتد ہوتا ہے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں ہوتی اسے ممکن ہو تو بہر حال قتل کیا جائے گا۔

# Last request

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں دیوبندی پیشواؤں کی گستاخیاں و بےادبیاں اور بات بات پر مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کا دیوبندی فتوی انہیں کی معتبر کتابوں کے حوالے سے آپ نے پڑھ لیا اگر آپ کے سینے میں عدل و انصاف کا جذبہ موجود ہے تو فیصلہ کیجیے کہ کیا ایسے لوگ بھی مسلمان کہے جانے کے قابل ہیں؟ کیا ایسے لوگوں کو بھی امام بنایا جا سکتا ہے کیا ایسے عقیدے والوں کے یہاں شادی بیاہ کا رشتہ جائز قرار دیا جائے گا ان سوالوں کا ایمانی و حقیقی جواب یہی اور صرف یہی ہے کہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ایسے لوگ نہ تو مسلمان کہے جانے کے قابل ہیں نہ ایسے لوگوں کو امام بنایا جا سکتا ہے، اور نہ ہی ایسے لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کا رشتہ کیا جا سکتا ہے کیوں کہ

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

ایسے لوگ اللہ و رسول کے دشمن ہیں اور بلا شبہ کافر و مرتد ہیں امام اہل سنت سرکار اعلی حضرت فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۹۱ پر فرماتے ہیں:

''اللہ تعالی مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست و دشمن پہچاننے کی تمیز دے ارے کس کے دوست و دشمن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دوست و دشمن افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو پہچانے اپنے دشمن کے سائے سے بھاگے اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دشمنوں ان کی توہین کرنے والوں انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں سے میل جول رکھے کیا قیامت نہ آئے گی کیا حشر نہ ہوگا کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں کیا ان کے آگے

شفاعت کے لیے ہاتھ پھیلانا نہیں"

مسلمانو! اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حیا کرو اور بے دینوں سے دور رہو اسی جلد ششم کے صفحہ ۱۷ پر مسلمانوں کو یوں تنبیہ کرتے ہیں:

"مسلمان کہلانے والو خدارا اپنا ایمان سنبھالو واحد قہار کے قہر سے ڈرو خواب غفلت سے جاگو جس سے خدا ورسول کی توہین سنو وہ تمہارا کیسا ہی معظم یا پیارا ہو دور کرو دور بھاگو خدا کے دشمن کو دشمن مانو اس سے تعلق کو آگ جانو ورنہ عن قریب دیکھ لو گے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے تمہارے ایمان نسخ ہو گئے تمہارے نکاح فسخ ہو گئے ملخصا"

# غیرت ایمانی کوجھنجھوڑ دینے والی نعت

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
خاک منہ میں تیرے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری
میرے پیارے میرے اپنے میرے سنی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
ان کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری